Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

16 شعبان 1428 ہجری 30 ظہور 1386 ہش 30/ اگست 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 22/ اگست 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ گزشتہ جمعہ حضور پُرنور نے صفت مومن کے تحت ہی قرآن واحادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ

☆-فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔ (سورۃ الماعون: ۵ تا ۸)

ترجمہ: پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں بھی (لوگوں سے) روکے رکھتے ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْن سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ، وَ مَنْ یُرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعۃ)

''حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دیگا کہ آخر کار اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے ان میں وہ رُسوا اور بدنام ہو جائے گا۔ اور جو شخص ریا کاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔''

☆......عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِیَّاکُمْ وَشِرْکَ السَّرَائِرِ۔ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ وَمَا شِرْکُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ جَاھِدًا لِمَایَرٰی مِنْ نَظَرِ النَّاسِ اِلَیْہِ۔ فَذٰلِکَ شِرْکُ السَّرَائِرِ۔

(الترغیب والترھیب صفحہ ۱/۲ ۳۲ الترھیب من الریاء بحوالہ ابن خذیمہ۔ فی الصحیح)

ترجمہ: ''حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا۔ اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرکِ خفی ہے۔''

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پوری طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس وخاشاک کو۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔

ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ اُسے کچھ ضرورت تھی۔ اس نے وعظ کہا اور دوران وعظ میں یہ بھی کہا کہ مجھے ایک دینی ضرورت پیش آگئی ہے۔ مگر اس کے واسطے روپیہ نہیں ہے۔ ایک بندۂ خدا نے یہ سُن کر دس ہزار روپیہ رکھ دیا۔ اس بزرگ نے اُٹھ کر اس کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہ شخص بڑا ثواب پائے گا۔ جب اس شخص نے ان باتوں کو سُنا تو وہ اُٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور کہا کہ یا حضرت مجھے اس روپیہ کے دینے میں بڑی غلطی ہوئی۔ وہ میرا مال نہ تھا بلکہ میری ماں کا مال ہے۔ اس لئے وہ واپس دے دو۔ اُس بزرگ نے تو اسے روپیہ دیدیا۔ مگر لوگوں نے بڑی لعن طعن کی اور کہا کہ یہ اس کی اپنی بدنیتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے پہلے وعظ سُن کر جوش میں آگیا اور روپیہ دیدیا اور اب اس روپیہ کی محبت نے مجبور کیا تو یہ عذر بنا لیا ہے۔ غرض وہ روپیہ لے کر چلا گیا اور لوگ اُسے بُرا بھلا کہتے رہے اور وہ مجلس برخاست ہوئی۔ جب آدھی رات گذری تو وہی شخص روپیہ لئے ہوئے اس بزرگ کے گھر پہنچا اور آکر انہیں آواز دی۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ انہیں جگایا اور وہی دس ہزار رکھ دیا اور کہا کہ حضرت مَیں نے یہ روپیہ اس وقت اس لئے نہیں دیا تھا کہ آپ میری تعریف کریں۔ میری نیّت تو اَور تھی۔ اب مَیں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مرنے تک اس کا ذکر نہ کریں۔ یہ سُن کر وہ بزرگ رو پڑے۔ اس نے پوچھا کہ آپ روئے کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رونا اس لئے آیا ہے کہ تُو نے ایسا اخفاء کیا ہے کہ جب تک یہ لوگ رہیں گے تجھے لعن طعن کریں گے۔ غرض وہ چلا گیا اور آخر خدا تعالیٰ نے اس امر کو ظاہر کر دیا۔

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صُلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریاء سے بچے۔ اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ لیکن جب ریاء کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دُعا کرتے رہو۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۶۷-۶۶۶)

''ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالیٰ خود بخود شہرت دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا تا کہ لوگ اُسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا کہ مَیں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں اور بے فائدہ محنت اُٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خاص کر دیا اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں، اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۰۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وحید الدین خان صاحب کے نظریہ میں اصلاح کی ضرورت ہے!

((قسط-3))

وحیدالدین خان صاحب لکھتے ہیں کہ مسیحی ماڈل میں ابتداء بھی دعوت (یعنی تبلیغ) ہے اور انتہا بھی دعوت ہے۔ ابھی گزشتہ گفتگو میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ حضرت مسیح جس شریعت کے پابند تھے اس میں دعوت کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ موجودہ بائیبل جو ہمارے سامنے ہے وہ تو غیر عقیدہ والوں پر جبر کرنے کی تعلیم دیتی ہے اور جبر سے اپنا عقیدہ منوانے کا حکم دیتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مضمون میں ہم بائیبل کے حوالوں سے بادلائل اس امر کو واضح کر آئے ہیں کہ بائیبل میں تو دعوت و تبلیغ کا کوئی عنصر ہے ہی نہیں اور نہ ہی بائیبل اپنے ماننے والوں کو دعوت و تبلیغ کا حکم دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بائیبل کی تبلیغ اگر تھی بھی تو نہ صرف یہ کہ وہ عالمی نہیں تھی بلکہ صرف اور صرف نبی اسرائیل اور اس کے چند قبائل تک ہی محدود تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشن یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے چھٹکارا دلا کر وعدہ کی سرزمین میں پہنچا دیں اور ان کو اس وعدہ کی سرزمین کا وارث کر دیں، اور اس کے لئے قرآن مجید کے بیان کے مطابق خود انہوں نے فرعون کے دربار میں تبلیغ کی اور اس کے نہ ماننے پر وہ اللہ کے حکم سے نبی اسرائیلیوں سمیت ملک بھر سے نکل آئے جس کے بعد بنی اسرائیلیوں کی نافرمانیوں کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تو وہ وعدہ پورا نہیں ہو سکا البتہ ان کے زمانہ کے بعد وہ وعدہ پورا ہوا، اور جس رنگ میں پورا ہوا ہے بائیبل میں اس کا نہایت بھیانک نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس موقع پر کوئی پیغام حق نہیں پہنچایا گیا، کوئی دعوت نہیں دی گئی بلکہ لکھا ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے لاکھوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یہاں تک کہ عورتوں اور شیر خوار بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ بائیبل بتاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے نبیوں نے بھی یہی طریق کار جاری رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد جب حضرت مسیح آئے تو انجیل میں انہوں نے اپنی آمد کا مقصد دعوت نہیں بلکہ تلوار چلانا بتایا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہودیوں نے ان کو تلوار چلانے کی مہلت ہی نہیں دی۔ چنانچہ لکھا ہے:-

یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔

(متی: ۳۴ آیت ۱۰)

اور پھر جہاں تک حضرت مسیح کی دعوت کا تعلق ہے تو انجیل کے بیان کے مطابق انہوں نے کہا کہ وہ صرف بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں لکھا ہے کہ ایک کنعانی عورت ان کے پیچھے پکارتی ہوئی آئی اور اس کی بیٹی کو دیو کے غلبہ سے نجات دلانے کی درخواست کی اس عورت کی منت سماجت سُن کر حضرت مسیح کے شاگردوں نے بھی مسیح کو اس طرف توجہ دلائی لیکن انہوں نے جواب دیا:-

''مَیں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔''

اس پر بھی اس عورت نے جب منت سماجت کی تو انہوں نے کہا کہ:-

''مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیں۔'' (متی، باب:۱۵:۲۸-۲۱)

قرآن مجید میں بھی حضرت مسیح کی دعوت بنی اسرائیل تک محدود قرار دی گئی ہے فرمانِ الٰہی ہے:-

وَاِذْقَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰتِ (سورۃ الصّف، آیت:۷)

ترجمہ: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میرے سے پہلے تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔

مسیح ماڈل جس کی دعوت صرف بنی اسرائیل تک محدود تھی اور جو تورات کے احکام کو نافذ کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا اس کی دعوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر افضل و کامل قرار دینا کس قدر غلط بات ہے۔

ہم صاف صاف عرض کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح نے تو صرف اتنا بتایا کہ ان کی آمد کا مقصد صرف توریت کی تعلیم پر عمل کرنا اور کرانا ہے اور ان کی دعوت صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے اور اسی کے مطابق انہوں نے تعلیم دی ہے انہوں نے اپنے ماننے والوں سے کہا کہ وہ فقیہوں فریسیوں کے ارشادات پر پوری طرح عمل کریں۔ تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ مسیحی ماڈل میں قتال کا عنصر نہیں ہے۔ قتال ہے! اور وہ بھی ایسا شدید کہ انسانیت تھر تھر کانپتی ہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ حضرت مسیح کو بقول عیسائیوں اور یہودیوں کے صلیب پر لٹکائے جانے کی وجہ سے اپنی زندگی میں توریت کے بیان کردہ قتال پر عمل کرنے اور کروانے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن حضرت مسیح کے زمانہ کے بعد عیسائیوں کو جب حکومتیں ملی ہیں تو انہوں نے تورات کے بیان کردہ قتال پر خوب دل کھول کر عمل کیا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب عیسائیوں کو غلبہ نصیب ہوا ہے تو پھر انہوں نے نرمی کی سب تعلیم کو بالائے طاق رکھ کر یہودیوں سے خوب انتقام لیا ہے۔ صلیبی جنگیں جو ۱۰۰۵ء کے قریب ہوئی ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ان جنگوں کی شروعات سے قبل صرف کامیابی کے لئے اور ردِ بلا کے طور پر فرانس میں ہزاروں یہودیوں کا قتل عام کیا گیا اور دراصل یہ ان مظالم کے جواب میں انتقامانہ کارروائی تھی جو ایک زمانہ میں یہودیوں نے ابتدائی عیسائیوں پر ڈھائے تھے اور پھر بعد میں عیسائیوں کا ایک دستور بن گیا تھا کہ وہ یہودیوں کو جانوروں کی طرح صدقہ کے طور پہ قتل کر دیتے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں ۱۳۴۷ء سے ۱۳۵۲ء تک یورپ میں طاعون کی شدید وبا پھوٹی جسے Black Death کا نام دیا گیا۔ یہ وبا چین کی طرف سے آئی تھی اور پھر وہاں سے تمام مشرقی یورپ میں پھیلی تھی۔ عیسائیوں نے اس وبا کو یہودیوں کی نحوست قرار دیا اور ردِ بلا کے طور پر بے شمار یہودیوں کو نہ صرف قتل کر دیا بلکہ ان کو گھروں سمیت زندہ جلا دیا۔ پھر یہودیوں کے خلاف تیسری بڑی عیسائی مذہبی دہشت گردی کی کاروائی جرمنی میں کی گئی جبکہ ایک اندازہ کے مطابق چھ ملین یہودی گیس چیمبرز میں مار دیئے گئے۔ عیسائیوں کے اس عمل سے بائیبل کی بیان کردہ جنگوں کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور آج عیسائی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف جس طرح کی جنگیں جاری ہیں وہ سب بائیبل کی جنگوں کی یاد دلاتی ہیں۔ اخبارات پڑھنے والے ان تمام واقعات سے بخوبی واقف ہیں۔ جنگ کے متعلق بعض قوانین اور جنگی قیدیوں کے متعلق بعض حقوق طے کرنے کے باوجود آج بھی یورپین اور امریکن ممالک بائیبل کے زمانے کی جنگوں کے ظالمانہ قوانین کو اپناتے ہوئے ہسپتالوں، یتیم خانوں اور سکولوں کو بھی اپنی جنگوں کا نشانہ بناتے چلے جاتے ہیں جنگی قیدیوں پر وہ انسانیت سوز مظالم کئے جاتے ہیں کہ تاریخ میں اس کی مثالیں صرف بائیبل کی بیان کردہ جنگوں میں ہی ملتی ہیں۔

اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے مشن کی طرف آتے ہیں وحیدالدین خان صاحب جسے ''محمدی ماڈل'' کہہ رہے ہیں اور جس کے متعلق وہ یہ نظریہ پیش کر رہے ہیں کہ اس کی ابتداء تو دعوت سے ہوئی تھی لیکن انتہا قتال اور فتح ہے اس کے متعلق اگر وہ ادنیٰ سا بھی غور کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت الی اللہ کے وہ عالمگیر گُر سکھائے ہیں جو آج تک کسی نبی کو نہیں سکھائے گئے۔ وہ دعوت جو تمام دنیا میں سورج کی طرح چمک رہی ہے اور جو تمام دنیا کے لئے باعث رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاo
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًاoوَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ: اے نبی ہم نے تجھ کو اس حال میں بھیجا ہے کہ تو (دنیا کا) نگران بھی ہے اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے اور اللہ کے حکم سے دعوت دینے والا ہے اور ایک چمکتا ہوا سورج ہے اور مومنوں کو بشارت دے دے کہ اُن کو اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ملے گا۔

اب بتایئے بھلا سورج کی دعوت کبھی ختم ہو سکتی ہے؟ اگر وہ وقتی طور پر اوجھل بھی ہو جائے تو چاند اس کی روشنی پہنچانے کا انتظام کرتا ہے۔ اور ایسے روحانی چاند چودہ سو سال میں آتے رہے اور چودھویں صدی میں بدر منیر امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہو چکا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء: آیت نمبر ۱۰۸)

کہ ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اسی طرح فرمایا:-

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا نِالَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَo (الاعراف:۱۵۹)

ترجمہ: کہو کہ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (وہ اللہ) جس کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت حاصل ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے پس اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور اُمّی بھی ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر اور اس کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کو اللہ کی بیعت کہا گیا اور آپ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (الفتح:۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

اسی طرح فرمایا:-

مَنْ یُطِعِ الرسول فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا (النساء:۸۱)

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دنیا میں سلامتی اگر پھیلے گی تو اس تعلیم سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے جس میں تقویٰ شرط ہے۔

یہ احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس سلامتی کے پیغام کو ہر طرف پھیلاتا چلا جائے، ہر دل میں یہ بات راسخ کر دے کہ اسلام تشدد کا نہیں بلکہ پیار اور محبت کا علمبردار ہے

ہر گند کا جواب گند سے دینا اپنے اوپر گند ڈالنے والی بات ہے۔

جو اسلام پر استہزاء کرنے سے باز نہیں آتے ان سے خدا تعالیٰ خود نپٹے گا۔ توڑ پھوڑ کرنے یا یہ کہنے سے کہ خودکش حملے جائز ہیں، اسلامی اخلاق کی غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش ہوگی۔

رشدی کی بدنام زمانہ کتاب اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس کی بیہودہ گوئی کے جواب میں ارشد احمدی صاحب کی کتاب کا تذکرہ اور پڑھے لکھے سنجیدہ طبقہ تک اس کتاب کو پہنچانے کی ہدایت

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 22/جون 2007ء بمطابق 22/احسان 1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

جب دنیا میں ہر جگہ فساد پھیلتا ہے اور سلامتی ہر جگہ سے اٹھتی نظر آتی ہے تو جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی اصلاح کے لئے، اپنے بندوں کو اس فساد سے بچانے کے لئے انبیاء بھیجتا ہے اور جب دنیا سے تقویٰ بالکل اٹھ جاتا ہے اس وقت بھی انبیاء بھیجے جاتے ہیں اور آج سے چودہ سو سال قبل ہم نے دیکھا کہ جب اس زمین پر سے تقویٰ بالکل اٹھ گیا، خشکی اور تری، ہر جگہ پر فساد اپنے عروج پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت آنحضرت ﷺ پر اتار کر دنیا کو اس فساد سے بچانے کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرما کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اسلوب ہمیں سکھائے۔ جن کو پہلے انبیاء کے ماننے والے یا تو بھول چکے تھے یا ان پہلے انبیاء کو اُن اعلیٰ معیاروں کے احکامات دیئے ہی نہیں گئے تھے۔ اور مشرکین کا جہاں تک سوال ہے وہ تو اپنی جہالت میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ تو قرآن کریم نے ہر قسم کے احکامات کے ادا کرنے کے لئے جس اہم ترین نکتہ کی طرف قرآن کریم کے ذریعہ ہمیں توجہ دلائی وہ ہے تقویٰ۔ پس تقویٰ ایک انتہائی اہم چیز ہے جس کا ایک انسان کو اگر فہم و ادراک حاصل ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر کاربند ہو سکتا ہے، اس کا پَرتو بن سکتا ہے اور ان کو پھیلانے والا بن سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اہم نکتہ پر توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ: ”قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔“ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس یہ تقویٰ ہی ہے جو دین کی بنیاد ہے اور جب تک مسلمانوں میں یہ قائم رہا وہ اللہ تعالیٰ کے سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پھیلاتے چلے گئے اور سعید روحیں ان میں شامل ہوتی چلی گئیں اور اسلام عرب سے نکل کر ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل گیا، مشرق بعید میں بھی پھیل گیا، افریقہ نے بھی اس کی برکتوں سے فیض پایا اور یورپ میں بھی اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ لیکن جب تقویٰ کی کمی ہوتی گئی، جب سلامتی کی جگہ خود غرضیوں نے لے لی، جب محبت پیار کی جگہ حسد، بغض اور کینہ نے لے لی تو ان انعامات اور برکات سے بھی مسلمان محروم ہوتے چلے گئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنا تقویٰ دلوں میں رکھنے والوں کے لئے مقدر کی ہوئی تھیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے بحر و بر کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے آخری تعلیم آنحضرت ﷺ پر اتاری۔ آج بھی یہی تعلیم ہے جس نے اندھیروں کو روشنیوں میں بدلنا ہے۔ آج بھی یہی تعلیم ہے جس نے دنیا کے فسادوں کو اپنی سلامتی کے پیغام سے دور کرنا ہے۔ گو کہ وہ لوگ محروم ہو گئے جن کے دلوں سے تقویٰ نکل گیا اور خود غرضیوں اور حسد اور بغض میں بڑھ گئے لیکن خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی تھے سے کئے گئے اس وعدے کو کہ اسلام نے ہی تمام ادیان پر غالب آنا ہے واپس نہیں لے لیا۔ محروم اگر ہوئے تو تقویٰ سے عاری لوگ ہوئے نہ کہ دین اسلام میں کسی قسم کی کمی ہوئی۔ آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اور اس کی ترقی کے لئے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو کھڑا کیا ہے۔ آج مسلمانوں کی اس کھوئی ہوئی میراث کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر کرتے ہوئے واپس لانا ہے۔

پس یہ احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس سلامتی کے پیغام کو ہر طرف پھیلاتا چلا جائے۔ ہر دل میں یہ بات راسخ کر دے کہ اسلام تشدد کا نہیں بلکہ پیار اور محبت کا علمبردار ہے۔ ہر سطح پر اسلام کی تعلیم امن اور سلامتی کو قائم رکھنے کی تعلیم ہے۔ اسلام نے قوموں اور ملکوں کی سطح پر بھی امن اور سلامتی قائم کرنے کے

لئے جو خوبصورت تعلیم دی ہے اس کا مقابلہ نہ کوئی انسانی سوچ کرسکتی ہے اور نہ کوئی مذہب کرسکتا ہے۔ اس خوبصورت تعلیم پر عمل سے ہی دنیا کا امن اور سلامتی قائم ہوسکتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد بھی دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے قوموں کی ایک تنظیم اقوام متحدہ کے نام سے ابھری لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا بھی حشر وہی ہوا اور ہو رہا ہے جو اس سے پہلے قائم کردہ تنظیم کا تھا۔ اس میں بڑے بڑے دماغوں نے مل کر بڑی منصوبہ بندی کی اور بڑی منصوبہ بندی سے یہ تنظیم بنائی۔ اس میں کئی کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ سلامتی کونسل بنائی گئی تا کہ دنیا کا امن اور سکون قائم رکھا جائے، جھگڑوں کو نپٹایا جائے۔ معاشی حالات کے جائزے کے لئے کہ یہ بھی فسادوں کی ایک وجہ بنتی ہے۔ اس میں ایک کونسل بنائی گئی۔ عدالت انصاف قائم کی گئی۔ لیکن اس کے باوجود آج جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ اس سب ناکامی کی وجہ تقویٰ کی کمی ہے۔ اس میں بعض قوموں نے اپنے آپ کو دولت کا معیار رکھتے ہوئے، یا عقل کا معیار رکھتے ہوئے، یا طاقت کا معیار رکھتے ہوئے، یا علم کا معیار رکھتے ہوئے، تکبر کی وجہ سے یا اپنے آپ کو سب سے زیادہ امن و سلامتی کا علمبردار سمجھتے ہوئے باقی قوموں سے بالا رکھا ہوا ہے۔ مستقل نمائندگی اور غیر مستقل نمائندگی کے معیار قائم کئے ہوئے ہیں جو کبھی انصاف قائم نہیں کرسکتے۔ بغیر روحانی آنکھ کے، اللہ تعالیٰ کی مدد اور تقویٰ کے نہ ہونے کی وجہ سے جب کسی ایک طاقت کو اکثریتی فیصلہ پر قلم پھیرنے کا اختیار ہوگا تو یہ اختیار سلامتی پھیلانے والا نہیں ہوسکتا۔ پس دنیا میں سلامتی اگر پھیلے گی تو اس تعلیم سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دی ہے۔ جس میں تقویٰ شرط ہے۔ جس کی چند مثالیں اب میں یہاں پیش کرتا ہوں۔

تمام قوموں کے بحیثیت انسان ہونے کے بارے میں قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ فرمایا
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات:14) کہ اے لوگو یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

تو یہ ہے اسلامی بھائی چارے کی تعلیم۔ اسلامی بھائی چارے کے قیام اور سلامتی کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔ ایک مومن کو جس میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے، اس بھائی چارے کی تعلیم کو اپنے اوپر مکمل طور پر لاگو کرنے اور دنیا میں پھیلانے کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے۔ یہی وہ حکم ہے جس سے دنیا میں ایک دوسرے سے پیار محبت اور ایک دوسرے سے برادری کا تعلق قائم ہوسکتا ہے۔ ورنہ جتنی چاہیں یہ سلامتی کونسلیں بنالیں وہ قوموں کی بے چینی اس لئے دور نہیں کرسکتیں کہ طاقتوروں نے اپنے اختیارات دوسروں سے زیادہ رکھے ہوئے ہیں۔ پس دنیا کی سلامتی کی ضمانت اسی وقت دی جاسکتی ہے، دنیا کی بے چینی اسی وقت دور کی جاسکتی ہے جب قومی برتری کے جھوٹے اور ظالمانہ تصور کا خاتمہ ہوجائے گا۔ یہ بے چینی اس وقت تک دور نہیں ہوسکتی جب تک نسلی اور قومی برتری کے تکبر دل و دماغ سے نہیں نکلتے۔ دنیا میں سلامتی اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک یہ نسل، قوم اور ملک کی برتری کا احساس رکھنے والوں اور حکومتوں کے دماغوں میں یہ بات راسخ نہیں ہوجاتی کہ ہم آدم کی اولاد ہیں اور ہمارا وجود بھی قانون قدرت کے تحت مرد اور عورت کے ملاپ کا نتیجہ ہے اور ہم بحیثیت انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں۔ اللہ کی نظر میں اگر کوئی اعلیٰ ہے تو تقویٰ کی بنا پر اور تقویٰ کا معیار کس کا اعلیٰ ہے یہ صرف خدا کو پتہ ہے۔ کوئی اپنے تقویٰ کے معیار کو خود Judge کرنے والا نہیں ہے۔ خود اس معیار کو دیکھنے والا نہیں ہے، پرکھنے والا نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری حیثیت، تمہارا دوسرے انسان سے اعلیٰ اور برتر ہونا اس کا کوئی تعلق نہ تمہاری نسل سے ہے نہ تمہاری قوم سے ہے، نہ تمہارے رنگ سے ہے، نہ تمہاری دولت سے ہے، نہ تمہارے اپنے معاشرے میں اعلیٰ مقام سے ہے۔ نہ کسی قوم کا اعلیٰ ہونا، کمزور لوگوں پر اس کے حکومت کرنے سے ہے۔ دنیا کی نظر میں تو ان دنیاوی طاقتوں اور حکومتوں کا مقام ہوگا لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں نہیں۔ اور جو چیز خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل قبول نہ ہو وہ بظاہر ان نیک مقاصد کے حصول میں ہی کامیاب نہیں ہوسکتی جس کے لئے وہ استعمال کی جارہی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمام انسان جو ہیں ایک خاندان ہیں اور جب ایک خاندان بن کر رہیں گے تو پھر اس طرح ایک دوسرے کی سلامتی کا بھی خیال رکھیں گے جس طرح ایک خاندان کے افراد، ایسے خاندان کے افراد جن میں آپس میں پیار و محبت ہو وہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قبیلوں اور قوموں کا صرف یہ تصور دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یہ پاکستانی ہے، یہ انگریز ہے، یہ جرمن ہے، یہ افریقن ہے۔ ورنہ بحیثیت انسان تم انسان ہو۔ اور جو امیر کے جذبات ہیں، وہی غریب کے جذبات ہیں۔ جو یورپین کے جذبات ہیں، وہی افریقن کے جذبات ہیں۔ جو مشرق کے رہنے والوں کے جذبات ہیں وہی مغرب کے رہنے والوں کے جذبات ہیں۔ پس ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اگر جذبات کا خیال رکھو گے تو سلامتی میں رہو گے۔ پس ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے جو خصوصیت رکھی ہیں، ہر قوم کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں، ان سے فائدہ اٹھاؤ تا کہ دائمی پیار و محبت کو قائم رکھ سکو۔

پس اسلام کے نزدیک پائیدار سلامتی کے لئے یہی معیار ہے ورنہ جیسا کہ میں نے کہا جتنی بھی سلامتی کونسلیں بن جائیں، جتنی بھی تنظیمیں بن جائیں، وہ کبھی بھی پائیدار امن و سلامتی قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ اور یہ قرآنی تعلیم پہلے صرف تعلیم کی حد تک ہی نہیں رہی بلکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں اس پر عمل کیا۔ غریبوں سے لاڈ کیا، غلاموں سے پیار کیا، محروموں کو ان کے حق دلوائے، ان کو معاشرے میں مقام دلوایا۔ حضرت بلالؓ جو ایک افریقن غلام تھے وہ آزاد کروا دیئے گئے تھے۔ لیکن اس وقت کوئی قومی حیثیت ان کی معاشرے میں نہیں تھی۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے سلوک نے ان کو وہ مقام عطا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو سیدنا بلال کے نام سے پکارا۔ پس یہ ہیں سلامتی کے معیار قائم کرنے کے طریق۔

پھر حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے کھول کر بیان فرما دیا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اس لئے نہ عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت ہے نہ عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت ہے۔ اسی طرح رنگ نسل بھی تمہاری بڑائی کا ذریعہ نہیں ہیں۔ پس یہ خوبصورت معاشرہ تھا جو آنحضرت ﷺ نے پیدا کیا اور یہی معاشرہ ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے تحت قائم کرنا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بین الاقوامی سلامتی کے لئے حکم دیا ہے جو کہ ان لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے بھی کافی ہے (ان کے لئے تسلی بخش جواب ہونا چاہئے) جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور تشدد کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ اس کے الٹ اللہ تعالیٰ تو یہ حکم دیتا ہے کہ جو تمہیں تنگ نہیں کر رہے، جو تم سے جنگ نہیں کر رہے (بعض احکامات کے ماتحت جنگ کی مجبوری بھی تھی۔ وہ تفصیل تو یہاں بیان نہیں ہوسکتی) جنہوں نے تمہارے خلاف تلوار نہیں اٹھائی تو نہ صرف یہ کہ ان سے کسی قسم کی سختی نہیں کرنی بلکہ ان سے نیکی کرو، ان پر احسان کرو، ان کے معاملات میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کرو۔ چاہے وہ عیسائی ہے یا یہودی ہے یا کوئی بھی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”بے شک ان پر احسان کرو، ان سے ہمدردی کرو انصاف کرو کہ خدا ایسے لوگوں سے پیار کرتا ہے“۔ (نور القرآن، روحانی خزائن جلد 9 نمبر 2 صفحہ 435) یہ قرآن کریم کے اس حکم کے تحت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الممتحنہ:9) اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم ان سے نیکی کرو اور ان کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

تو اس میں اس حکم کی طرف ہی اشارہ ہے جو دوسری جگہ ہے کہ اگر فساد کو روکنے کے لئے تمہیں تلوار اٹھانی پڑے تو اٹھا سکتے ہو۔ ایسے لوگ جو فتنہ اور فساد پیدا کرنے والے ہیں جنہوں نے تمہارے خلاف تلوار اٹھائی ہے ان کے خلاف ایک قوم اور حکومت کی حیثیت سے اعلان جنگ کرسکتے ہو۔ لیکن اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا۔ جو تمہارے سے ٹکر نہیں لے رہا، جو تمہیں تنگ نہیں کر رہا، جو تمہارے سے جنگ نہیں کر رہا، جو تمہیں ختم کرنے کے درپے نہیں ہے، تو تمہارا یہ فرض بنتا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ان سے نیکی کرو، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اور یہی بات ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائے گی۔ اعلان جنگ ہے یا اعلان بیزاری صرف اُن کے ساتھ ہے جن کا دنیا میں فساد کے علاوہ کوئی کام نہیں۔ پس ایسے لوگوں سے دوستی رکھنے اور محبت بڑھانے کی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتا۔ لیکن جو امن میں رہ رہے ہیں ان کو بلاوجہ ان کا امن برباد کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں بھی واضح ہونا چاہئے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اعلان جنگ کرنا یا ردّعمل کا اظہار کرنا حکومتوں کا کام ہے۔ ہر شخص جو چھوٹے بڑے گروپ کا ہے اگر اس طرح کرنے لگے تو اپنے ملک میں اپنی حکومتوں کے اندر ایک فساد کی صورت پیدا ہوجائے گی۔ اور بدقسمتی سے یہی چیز ہے جو آج کل مختلف ملکوں میں، مسلمانوں میں جو شدت

تو یہ اللہ تعالیٰ ان دشمنوں کو فرمائے گا۔ آگے جہان میں ان سے یہ سلوک فرمائے گا۔ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس بارے میں ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

آج کل رشدی کے بارے میں بڑا شور ہے۔ اس قسم کے جو لامذہب ہوتے ہیں ان کا بھی کوئی نہ کوئی معبود ہوتا ہے۔ یا دنیا کی تنظیمیں یا دنیا کے کوئی بڑے آدمی، یا دنیا کی حکومتوں کو انہوں نے اپنا معبود بنایا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے انتظام کیا ہوا ہے۔ ہمارے توڑ پھوڑ کرنے یا یہ کہنے سے کہ خودکش حملے جائز ہیں اور یہ ردّعمل ہونا چاہئے۔ اس طرح کی باتیں کرنے سے اسلامی اخلاق کی غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش ہوگی اور اس غلط تصویر پیش کرنے کے علاوہ ہم کچھ نہیں حاصل کر رہے ہوتے۔ یا توڑ پھوڑ سے اپنا نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔ جو بکواس اس نے اسلام کے خلاف یا آنحضرت ﷺ کے خلاف کی ہے بلکہ فرشتوں اور خدا کے خلاف بھی کی۔ تو وہ سالوں پہلے کی ہے۔ اس کی فطرت ہے کرتا چلا جا رہا ہے۔ اب اگر اس کی حرکتوں پر یا جس وجہ سے بھی کوئی حکومت مسلمانوں کے جذبات کا خیال نہ رکھتے ہوئے اُسے کوئی بھی ایوارڈ دیتی ہے یا خطاب دیتی ہے تو ان سب کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خود مَیں ان سے نپٹوں گا۔ دوسرے یہ کہ یہ نہیں ہے کہ یورپ میں بالکل ہی شرافت نہیں رہی اور یہاں یورپ میں مغرب میں شرفاء نہیں رہے۔ بے شمار لوگوں نے یہاں بھی، انگلستان میں بھی اس پر اعتراض کیا ہے۔ ممبرز آف پارلیمنٹ نے بھی اعتراض کیا ہے کہ اس حرکت کا (جو یہ نائٹ ہڈ کا خطاب دیا گیا ہے) اس کا سوائے دنیا کے سلامتی و امن برباد کرنے کے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کوئی مقصد اس سے حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح جب اس نے آج سے دس بارہ سال پہلے یہ کتاب لکھی تھی بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس سے یہ کتاب لکھوائی گئی تھی کیونکہ اب تو ثابت ہو رہا ہے کہ یہ لکھوائی گئی تھی تو اس پر بھی یہاں کے بعض تبصرہ نگاروں نے یہ تبصرہ کیا تھا کہ یہ اب ثابت شدہ ہے کہ اس کے پیچھے کسی کا ہاتھ ہے۔ یہ اکیلا نہیں ہے۔ اور اسلام کے خلاف ایک بڑی زبردست سازش ہے کہ اسلام کے خلاف مزید ردّعمل ظاہر کرنے کے لئے اس طرح بھڑکاؤ اور پھر اس موقع سے مزید فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس کا موقع مسلمان دے رہے ہیں۔ دو چار جلوس نکالنے سے اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جتنی بڑی سازش ہے یہ جھنڈے جلانے، تصویریں جلانے، پتلے جلانے یا جلوس نکالنے سے یہ سازش ختم نہیں ہو جائے گی۔ ان چیزوں سے تو جو مقصد یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حاصل کریں گے۔ ان کے موقف کی مزید تائید ہوگی کہ اسلام ایسا ہی مذہب ہے۔ تو بہرحال ایسی حرکتوں کا حقیقی ردّعمل مسلمانوں میں پیدا ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کو پہلے سے بڑھ کر اپنے اوپر لاگو کریں تا کہ دنیا کے منہ خود بخود بند ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں جس سے آپؐ کی اُمت روحانیت میں بھی ترقی کرنے والی ہو۔ آپؐ کے اسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ لیکن یہ کام آج اگر کوئی کر سکتا ہے تو احمدی ہی کر سکتا ہے جس نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو مانا ہے۔ آج اگر معترضین کے جواب دے سکتے ہیں تو احمدی دے سکتے ہیں۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو دکھا سکتے ہیں تو احمدی دکھا سکتے ہیں۔۔ پس آج احمدی کا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اس بارے میں کوشش کرے، پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ جب رشدی نے بدنام زمانہ کتاب لکھی تھی اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ارشد احمدی صاحب سے اس کے جواب میں ایک کتاب لکھوائی تھی۔ جس کا نام تھا Rushdi-Haunted by his unholy ghost۔ اب سٹاک میں نہیں تھی یا تھی تو بہت تھوڑی۔ مزید کچھ تبدیلیاں بھی ہونی تھیں ایک باب کا جو مزید اضافہ ہے جس کے بارے میں کچھ ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دی تھیں ان کو سمجھا گئے تھے تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ اس کو دوبارہ شائع کریں۔ کچھ عرصہ ہوا ایک پبلشنگ کمپنی نے نام تو مجھے یاد نہیں رہا بہرحال اس نے اس کو شائع کیا تھا جو خود ہی اس کی مارکیٹنگ بھی کر رہے ہیں اور جماعت بھی اب اس کو شائع کر رہی ہے۔ اب جلد انشاء اللہ آ جائے گی۔ اس کا اُردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ یہ پڑھے لکھے طبقے اور سنجیدہ طبقے کو دینی چاہئے تا کہ دنیا کے سامنے حقیقت بھی آئے۔ تو یہ ہے خدمت جس سے اسلام کے اعلیٰ اخلاق کا بھی پتہ چلے گا اور دنیا کے فساد دور کرنے کے حقیقی راستوں کا بھی علم ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حکم دیتا ہے کہ دنیا کی سلامتی کا دارومدار انصاف پر ہے اور انصاف کا معیار تمہارا کتنا بلند ہو، اس بارہ میں فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن

... دلوں میں فساد پیدا کیا ہوا ہے جس سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے جو بین الاقوامی سلامتی اور بین المذاہب تعلقات کے لئے بڑا اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَھُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ مَّرْجِعُھُمْ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (انعام:109) اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر اُن کے ربّ کی طرف اُن کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریقِ ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (سورۃ الانعام جزو نمبر 7) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ“۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 460-461)

تو یہ ہے معاشرے میں، دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے اسلام کا حکم۔ ہر گند کا جواب گند سے دینا اپنے اوپر گند ڈالنے والی بات ہے۔ مخالف اگر کوئی بات کہتا ہے اور تم جواب میں اُن کو اُن کے بتوں کے حوالے سے جواب دیتے ہو تو وہ جواب میں خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ انتہائی مثال دے کر مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ جب بھی بات کرو تمہارے کلام میں حکمت کا پہلو ہونا چاہئے۔ یہ بھی نہیں کہ بزدلی دکھاؤ اور مداہنت کا اظہار کرو۔ لیکن مَوْعِظَۃُ الْحَسَنَہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ایک انتہائی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سمجھا دیا کہ تمہارے غلط ردّعمل سے غیر مسلم خدا تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور ایک مسلمان کو خدا کی غیرت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ پھر تمہیں تکلیف ہوگی اور اپنے غلط الفاظ کے استعمال کی وجہ سے خدا کو گالیاں نکلوانے کے پھر تم ذمہ دار ہو گے۔ اسی طرح دوسروں کے بزرگوں کو، بڑوں کو، لیڈروں کو جب تم برا بھلا کہو گے تو وہ بھی اس طرح بڑھ سکتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپوں کو گالیاں مت دو۔ تو کسی نے سوال کیا کہ ماں باپ کو کون گالیاں نکالتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم کسی کے باپ کو برا بھلا کہو گے تو وہ تمہارے باپ کو گالی نکالے گا اور یہ اسی طرح ہے جس طرح تم نے خود اپنے باپ کو گالی نکالی۔ تو یہ سلامتی پھیلانے کے لئے اسلامی تعلیم ہے کہ شرک جو خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسندیدہ ہے جس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں معاف نہیں کروں گا ان شرک کرنے والوں کے متعلق بھی فرمایا کہ ان سے اخلاق کے دائرہ میں رہ کر بات کرو۔ تمہارے لئے یہی حکم ہے کہ تمہارے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں جو ایک مسلمان کی صحیح تصویر پیش کرتے ہیں۔

پس آج مسلمان کا کام ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کرے۔ باقی رہا یہ کہ جو اسلام پر استہزاء کرنے سے باز نہیں آتے ان سے کس طرح نپٹا جائے۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ ایسے لوگوں کی بدقسمتی نے ان کے فعل ان کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھی باتیں کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے آخر پھر اس زندگی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ پھر ان سے وہ سلوک کرے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ۔ مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبٍ۔ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (سورۃ ق:25-26) یعنی اے نگرانو! اور اے گروہو!! تم دونوں سخت ناشکری کرنے والے اور حق کے سخت معاند کو جہنم میں جھونک دو۔ ہر اچھی بات سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں مبتلا کرنے والے کو۔ وہ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود بنا رکھا تھا۔ پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں جھونک دو۔

جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے، مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے......''۔ فرماتے ہیں کہ ''آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستادیں اور دکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی۔ ......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا، یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے''۔ یہ تو آسان ہے کہ دشمن سے آدمی بیٹھ کر آرام سے بات کر لے لیکن یہ کہ دشمن کو بالکل بھول جانا اور پھر اس سے انصاف کرنا یہ بڑا مشکل کام ہے۔ بہت دل گردے کا کام ہے........''۔

فرماتے ہیں کہ ''پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے''۔ (نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد نمبر 9 نمبر 2 صفحہ 109-410)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ محبت کرو بلکہ فرمایا کہ تمہارا محبت کا یہ معیار ہونا چاہئے کہ دشمن سے جو اپنی دشمنی کی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ اس انتہا کو، اس مثال کو سامنے رکھیں جو مکہ والوں نے مسلمانوں سے کی، آنحضرت ﷺ سے کی، قتل کئے، ظلم کئے، لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ ایسے لوگوں سے بھی انصاف کرنا۔ اس سے پھر محبت بڑھتی ہے اور یہ ہے وہ سلامتی کا پیغام جو دنیا کو حقیقت میں سلامتی پہنچانے والا بن سکتا ہے۔

تو یہی ہے اسلام کی سچی تعلیم اور اس کے معیار۔ جب سچی محبت ہوگی، انصاف کے تقاضے پورے ہوں گے تو سلامتی کا پیغام بھی پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی یہی تھا جس نے فتح مکہ کے موقع پر کفار کے بڑے بڑے سرداروں کو اسلام کی آغوش میں لا ڈالا۔ آپؐ کا یہ اُسوہ دشمنوں کے لئے سلامتی کی پناہ گاہ بن گیا۔ لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم کا جو اعلان تھا وہ اس موقع پر اور ہمیشہ سلامتی کی خوشبو بکھیرتا چلا گیا۔ تو یہ ہے وہ معراج جس سے دنیا کی سلامتی وابستہ ہے۔ ورنہ دنیا کی جتنی بھی بڑی سے بڑی انصاف پسند حکومتیں ہیں وہ سازشیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنتی رہیں گی۔ وہ ایسی تنظیموں کے حکموں پر چلتی رہیں گی جن کے ہاتھ میں دنیا کی معیشت کی چابی ہے۔ جو ظاہراً تو دنیا کی سلامتی کی دعویدار ہیں لیکن عملاً بحر و بر میں، خشکی و تری میں فساد بپا کئے ہوئے ہیں۔

تو اس ضمن میں قرآن کریم کے یہ چند احکامات تھے جو میں نے بیان کئے جن سے اس خوبصورت تعلیم کی عکاسی ہوتی ہے۔ اللہ کرے وہ دن جلد آئیں جب دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والی حکومتیں بھی قائم ہوں۔ ایسے مسلمان حکمران آئیں جو آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق اور امام الزمان کی ڈھال کے پیچھے آ کر اسلام کی سلامتی کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں جاری کرنے میں مددگار ہوں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں۔ اس بات کے حصول کے لئے آج احمدی کا کام ہے کہ دعاؤں میں لگ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اس دنیا کو پیار، محبت اور سلامتی کا گہوارہ بنادے اور اللہ کرے ہر ایک کا ایک ہی معبود ہو۔ جو خدائے واحد و یگانہ ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

پیر پیراں

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''ہم ایک روز صحنِ مکان میں لیٹ رہے تھے جو ہمیں کشفِ ملکوت ہوا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے کہ بہت خوبصورت لباسِ فاخرہ اور مکلّف پہنے ہوئے وجد کرتے اور گاتے ہیں اور ہماری طرف بار بار چکر لگاتے ہیں اور ہر چکر میں ہماری طرف ہاتھ لمبا کر کے ایک غزل کا شعر پڑھتے ہیں اور اس مصرعہ کا آخری لفظ ''پیر پیراں'' ہے۔ وہ عین ہمارے منہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں ''پیر پیراں''

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ حصہ اوّل جدید ایڈیشن صفحہ ۲-۱۰۱)

خاکسار نے ''پیر پیراں'' بطور قافیہ لے کر یہ نظم کہی ہے۔ (مبارک احمد ظفر)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیرے دم نال سُتیاں ہوئیاں جاگ پیاں تقدیراں
ساڈیا سوہنیا سائیاں تینوں منیا ''پیر پیراں''
عشق وفاواں والا چولا پا کے خیر دی خاطر
کاسہ ہتھ وچ در تیرے تے بیٹھے وانگ فقیراں
بیٹھ غلامی تیری آکے پائے اُچے رتبے
میں ورگے ناچیزاں نیچاں ہینیاں اتے حقیراں
ملکاں ملکاں تیرے ناں دا جاری لنگر ہویا
در تیرے توں فیض کمایا ولیاں، بھگتاں، میراں
ون سونی بولیاں والے پکھو ہوگئے تیرے
صورت تیری دیکھ کے نالے تیریاں پڑھ تحریراں
اوہ خزانے نے انملے تیریاں وچ کتاباں
جیہڑیاں پاک کلام دیاں تُو کیتیاں نے تفسیراں
تیراں تے تلواراں والی کیتی بند لڑائی
تو اَج قلم چلایا جیویں چلدیاں نے شمشیراں
تیرے ناں دی جے جے تیرے مست قلندر کردے
رب رسول دے نعرے لاندے نالے پڑھ تکبیراں
روحاں دے بیماراں لئی تُو بن مسیحا آیا
تیرا ہتھ شفائی لگیا نکیاں گئیاں پیڑاں
چِٹا دُدھ منارہ تیرا جگ مگ لاٹاں مارے
چڑھدے، لہندے، پربت، دکھن گئیاں نے تنویراں
گورے کالے صاف دلاں دے تیرے ہوئے ملنگ
ایہہ نیں تیرے نور و نور وجود دیاں تاثیراں
وریاں پہلاں جیہڑے سپنے پیرا تو سن دیکھے
سچے نکلے اونہاں نوں اج مل گئیاں تعبیراں
کرماں والی نظر جے پاویں، ہتھ موڈھے تے رکھیں
پاٹیاں لیراں والے وی فیر پا جاون توقیراں
میں نماناں ظفر گناہاں دا ہاں آپ اقراری
میریا سوہنیا سائیاں میریا معاف کریں تقصیراں

☆☆☆☆☆☆☆

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد | شہروز | مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5 SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

عاشقِ رسولؐ کے عاشقانہ کلمات

سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ اٹارسی

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون نہایت ہی عمیق اور گہرا ہے اُمّتِ محمدیہ کے اندر ۱۴۰۰ سال میں ان گنت عشاقِ رسول پیدا ہوئے اور اپنی اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق انوکھے اور نرالے انداز میں اس عشق رسولؐ کے دریا میں غوطہ زن ہوئے اور عرفان کے موتی نکال کر خلقِ خدا میں تقسیم کر کے ایک سے بڑھ کر ایک مثالی نمونے قائم کئے ہیں۔ مگر جب ہم انصاف اور عدل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور ان عُشاقِ رسول کے دلکش اور لازوال کلاموں کا موازنہ کرتے ہیں تو بے ساختہ دل و دماغ پر یہ حقیقت نقش ہوتی چلی جاتی ہے کہ لاریب امام مہدی علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات خواہ وہ نظم کی شکل میں ہوں یا نثر کی شکل میں، یکتا ہیں اور لاجواب نظر آتی ہیں اور ایسا ہونا بھی تھا کیونکہ چودھویں صدی کے آغاز میں جب مَلاءِ اعلیٰ پر ایک محبی کی تلاش ہورہی تھی تب ملائک میں سے ایک نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی کی طرف دیکھ کر یہ برجستہ کہا کہ "ھٰذا رجل یحبُّ رسول اللّٰہ" کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ (براہین احمدیہ جلد اوّل)

حقیقت بھی یہی ہے کہ امام مہدی نے اپنے قلم اعجاز رقم سے رسول عربیؐ کی ایسی دلکش و دلآویز تصویر کھینچ کر دنیا کے سامنے بیان کی کہ جس کی اور کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔ آپ کے مبارک قلم سے نکلے ہوئے سحر آفریں کلمات خواہ وہ کسی عنوان پر ہی کیوں نہ ہوں جگہ جگہ بے ساختہ اُبھر آتے ہیں اور بے پناہ باطنی جذب اور کشش کے باعث قاری کے دل و دماغ پر اس طرح نقش ہوتے چلے جاتے ہیں کہ وہ ان میں محو ہو کر رہ جاتا ہے اور خود اس کے اپنے دل میں بھی عشق رسول کا ایک مؤاج سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔

چنانچہ اس عاشقِ رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی قلم اور زبان سے اپنے بے مثل عربی آقا کی یہ مدح انسانی طاقت سے بالا تھی اس لئے دلوں میں اُترتی گئی اور نقشِ دوام کی طرح ایسی راسخ ہوئی کہ پھر اس کے محو ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوسکتا تھا اور نہ ہوا۔ آپ کی بے پناہ محبت رسول اور آپ کے قلم اعجاز رقم ہی کا تو یہ کرشمہ ہے کہ مخالف بھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قلم اُٹھاتے ہیں تو مدح بندی میں لکھتے ہوئے آپ کے ہی اشعار اور آپ کی تحریرات کے جملے بے ساختہ ان کے قلم پر آجاتے ہیں۔

لطیفہ: - ایک مجلس میں ایک غیر احمدی مقرر تقریر کر رہے تھے، اور تھے وہ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف۔ مقرر صاحب نے اپنی تقریر کو آراستہ کرنے کے لئے حضرت اقدس کا ایک شعر جو نظم کی شکل میں ہے خوب جھوم جھوم کر پیش کیا:

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

تقریر کے ختم ہونے پر سامعین نے کہا کہ جناب! آپ نے تقریر میں جو نظم پڑھی وہ تو مرزا صاحب کا کلام ہے" اور آپ کے بیان کے مطابق وہ غلط ہیں۔ جواب دیا گیا کہ یہ کلام مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے پہلے کا ہے"۔

اسی طرح ایک مجلس میں ایک شعلہ بیاں خطیب نے اپنے خطاب کو حضور علیہ السلام کے اس شعر پر ختم کیا۔

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

خطیب صاحب جب اسٹیج سے نیچے کی طرف اترے تو ایک عالم دین بزرگ نے لپک کر خطیب صاحب کو گلے لگاتے ہوئے کہا کہ: جب آپ نے یہ پڑھا:

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

تو ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے ہم کو یہ پڑھ کر رُلا دیا"۔

محامد و فضائل نبویؐ پر مشتمل چند ایک قیمتی اقتباسات کو حسب درج ذیل ہیں جو کہ اس عاشقِ رسول نے مختلف مواقع پر بیان فرمائے ہیں تا کہ بے مثال عشق رسول کا اندازہ ہوسکے۔ فرمایا: "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جو انمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفٰے و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔" (سراج منیر صفحہ ۷۲)

فرمایا: "ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحتِ نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۹-۲۹۰)

نیز فرمایا:

" جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیوں کر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے۔ ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔" (پیغامِ صلح صفحہ ۳۰)

نیز فرمایا:

" اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری رُوح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک رُوح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا مع اپنے تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرّف سے نہ اس کے خلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا۔ جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہی ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا اور بے شمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔" (نسیم دعوت صفحہ ۱)

فرمایا: " میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

فرمایا:

" اب اس بات کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں اور صرف اُس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں لاحاصل ہے وہ بقاء جس میں فیض نہیں۔ دنیا میں صرف دو ہی زندگیاں قابل تعریف ہیں:-

ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے۔ دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اُس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اُوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشانِ غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے......... اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵-۷)

سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے بزبان فارسی بہت سارے عاشقانہ کلمات قصائد کی شکل میں جو تحریر فرمائے ہیں اُس میں چند ایک اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

دردلم جو شد ثنائے سرورے
آنکہ درخوبی ندارد ہمسرے
یاد اں صورت مرا از خود برد
ہر زماں مستم کنداز ساغرے
ے پریدم سوئے کوئے اودام
من اگرے داشتم بال و پرے
اُمّی و درعلم وحکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
شد عیاں ازوے علی الوجہ الاتم
جوہر انساں کہ بوداں مضمرے
ختم شد برنفسِ پاکشا ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ترجمہ: ۱- میرے دل میں ایک سردار کی ثناء جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا۔

۲-اس مبارک صورت کی یاد مجھے بے خود بنا دیتی ہے اور وہ ہر وقت مجھے اپنی محبت کے شراب کے جام سے مست رکھتا ہے۔

۳-اگر میرے بال و پَر ہوتے تو میں ہر دم اس سردار کے کوچہ میں اُڑتا پھرتا۔

۴-وہ اُمّی ہے لیکن علم اور حکمت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس سے بڑھ کر اس کی صداقت پر اور کونسی روشن دلیل ہوسکتی ہے۔

۵-انسان کے جوہر کا جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے پوری طرح پتہ لگا ہے۔

۶-اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوگیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر پیغمبر کے دور کا خاتمہ ہوگیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اوّل)

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمد است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمد است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمد است

ترجمہ: میری جان اور دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر قربان ہے۔

۲-میں نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا اور ہوش کے کان سے سُنا کہ ہر جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کی گونج پائی جاتی ہے۔

۳-معارف کا یہ جاری چشمہ جو میں مخلوقِ خدا کو دے رہا ہوں یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

۴-میری یہ آگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ کا ایک حصہ ہے اور میرا یہ پانی آپ کے مصفّٰی پانی سے حاصل شدہ ہے۔

(اخبار ریاض ہند امرتسر مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

عجب نوریست درجانِ محمدؐ
عجب لعلیست درکانِ محمدؐ
عجب دارم دل آنا کساں را
کہ رُو تابند از خوانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا خود سوز د آں کرمِ دنی را
کہ باشد از عدوّانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیادر ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست بُرہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمد
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم در بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد
(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے اور آپ کی کان میں عجیب و غریب لعل ہیں۔

۲- مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے جو محمد کے دستر خوان سے منہ پھیرتے ہیں۔

۴- مجھے دونوں جہاں میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔

۵-خدا تعالیٰ خود اس ذلیل اور حقیر کیڑے کو جلا دیتا ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے ہو۔

۷-اے مخاطب! اگر تو نفس کی بدمستی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مستانوں کے ذیل میں آجا۔

۸-اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے تو تُو جان و دل سے محمد کا ثناخواں بن جا۔

۹-میرا سر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پر فدا ہے اور میرا دل ہر وقت آپ پر قربان ہے۔

۱۰-اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے پھر بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے منہ نہ موڑوں گا۔

۱۱-میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو محمد کے مدرسہ میں تعلیم پائی ہے۔

اب آگے بزبانِ عربی قصائد سے چند ایک عشقیہ کلمات پیش ہیں۔

فطُوبٰی لِمَنْ صَافٰی صِرَاطَ مُحَمَّدٍ
وَلِمِثْلِ ھٰذَا النُّورِ مَابَانَ نیّر
وصَلْنَا الی المولٰی بِھَدْیِ نبیّنا
فذع ما یقولُ الکافرُ المتنصّرُ
لَہٗ رتبَۃٌ فِی الأنبیاءِ رَفِیعَۃٌ
فطُوبٰی لِقَومٍ طَاوَعُوہُ وَخَیَّرُوا
فِدَا لَکَ رُوحِیْ یَاحَبِیْبِی وَسَیّدِی
فدا لَکَ رُوحِیْ اَنتَ وَرْدٌ مُنَضَّرُ
وَمَا اَنْتَ اِلَّا نَائِبُ اللّٰہِ فِی الوَرٰی
وَاَعْطَاکَ رَبُّکَ ھٰذہ ثُمَّ کَوْثَرُ
(کراماتُ الصَّادقین صفحہ ۳۶)

ترجمہ: ۱-مبارک ہو اس کو جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پسند کی اور اس نور کی مانند کوئی سُورج ظاہر نہیں ہوا۔

۲-ہم اپنے نبی کی ھدایت سے مولیٰ تک پہنچتے ہیں۔ پس جو کچھ کافر نصرانی کہتا ہے اُسے چھوڑ دے۔

۳-نبیوں میں آپ کا رُتبہ بلند ہے پس مبارک ہے وہ قوم جس نے آپ کی اطاعت کی اور آپ کو پسند کیا۔

۴-اے میرے حبیب اور سردار میری رُوح آپ پر فدا اور میری جان آپ پر قربان ہو۔ آپ تو گلاب کا تروتازہ پھول ہیں۔

۵-اور آپ مخلوق میں خدا تعالیٰ کے نائب ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ رُتبہ بلند بھی دیا اور کوثر بھی۔

وَفِی مُھجَتِی فوزٌ و جَیشٌ لامدحا
سُلَالَۃُ انوارِ الکَرِیْمِ مُحَمَّدٌ
کَرِیْمُ السَّجَایَا اَکْمَلُ العلمِ والنُّھٰی
شَفِیعُ البَرَایَا مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَالْھُدٰی
بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ اٰمِرٌ مَانِعٌ مَعًا
حَکِیْمٌ بِحِکْمَۃِ الجَلِیْلَۃِ یُقْتَدٰی
تَذَکَّرْتُ یَوْمًا اُخْرِجَ سیّدی
فَفَاضَتْ دُمُوعُ العَیْنِ منّی بمُنْتَدٰی
اِلَی الْاٰنِ اَنْوارٌ بِبُرْقَۃِ یَثْرَبٍ
نُشَاھِدُ فِیْھَا کُلَّ یَوْمٍ تَجَدُّدًا
وَوَاللّٰہِ لَوْلَا حُبُّ وَجْہِ مُحَمَّدٍ
لَمَاکَانَ لِیْ حَوْلٌ لِاَمْدَحَ اَحْمَدَا
(کرامات الصادقین صفحہ ۴۸-۵۳)

ترجمہ: اور میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے۔

۲-آپ بزرگ خوبیوں کے مالک ہیں علم اور عقل میں کامل ہیں مخلوق کے شافع اور فضل و ھدایت کے چشمہ ہیں۔

۳-آپ بشیر ہیں، نذیر ہیں۔ حکم دینے والے اور نہی کرنے والے ہیں۔ آپ صاحب حکمت ہیں اور اپنی حکمت جلیلہ کی وجہ سے پیشوا بنے ہیں۔

۴-مجھے وہ دن یاد آیا کہ جس میں میرے سیّد و مولیٰ نکالے گئے تھے تو میری آنکھوں کے آنسو مجلس میں ہی بہنے لگے۔

۵-اب تک مدینہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں کہ ہر روز ہم ان میں جدّت دیکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی قسم اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی محبت نہ ہوتی تو مجھ میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔

ترجمہ: ۱-کون ہے میری ذلّت اور مصیبت کی خبر دینے والا میرے سردار ختم الرسل کو جو صاحب زیادتِ فضل ہے۔

۲-اے پاک اخلاق اور پاک ناموں والے ہم جاہلوں کے ظلم سے آپ کی جناب میں فریادی بن کر آئے ہیں۔

۳-تو ہی ہے جس میں کل خوبیاں جمع ہیں تو ہی مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔

۴-یہ وہ رسول ہے جس کے دروازہ پر ہم محبت و اطاعت اور رضامندی سے حاضر ہوئے ہیں۔

۵-کاش میرا دل چیرا جاتا جو موجیں مار رہا ہے تا میں لوگوں کو پانی کی طرح اس کا دریا دکھلا دیتا۔

عشقیہ کلام اُردو اشعار میں سے چند نمونے:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفٰے پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمد سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں جمایا ہم نے
کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے
نقشِ ہستی تری الفت میں مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اِک مرجعِ عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم دَر پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے
(آئینہ کمالات اسلام)

اس مضمون کے آخر میں عاشقِ رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا تحریر کردہ ایک ایمان افروز اقتباس پیش خدمت ہے:

فرمایا کہ "میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

فرمایا: درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرش کو حرکت دینا جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۔)

فقہ کی چند مشہور کتب کا مختصر تعارف

(......انصار احمد نذر پاکستان......)

فقہ اکبر

فقہ اکبر عقائد کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جسے حضرت امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر محققین کی رائے کے مطابق یہ حضرت امام صاحب کی تصنیف نہیں بلکہ اس روئے زمین پر آپ کی کوئی تصنیف باقی نہیں رہی۔

اس کتاب کے بارے میں مختلف لوگوں نے متضاد آراء کا اظہار کیا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ:

الفقہ الاکبر دراصل عقائد اور اصول دین کی کتاب ہے اس میں امام صاحب نے متعلقہ مسائل کے سلسلے میں اہل سنت والجماعۃ کے عقیدہ راسخہ کی توضیح کی ہے اور شیعوں، خوارج، مرجئہ اور معتزلہ کے عقائد کا رد کیا ہے مگر اس کتاب میں زیادہ اصطلاحی مفہوم میں فقہ کے مسائل نہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

مولانا شبلی نعمانی کی اس کتاب کے بارے میں تحقیق کا نچوڑ یہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چہ فقہ اکبر کو فخر الاسلام بزودی، عبد العلی بحر العلوم اور شارحین فقہ اکبر نے امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ہم مشکل سے اس پر یقین کر سکتے ہیں یہ کتاب جس زمانہ کی تصنیف بیان کی جاتی ہے اس وقت تک یہ طرز تحریر پیدا نہیں ہوا تھا وہ بطور ایک متن کے ہے اور اس اختصار اور ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے جو متاخرین کا خاص انداز ہے۔ ایک جگہ اس میں جوہر و عرض کا لفظ آیا ہے حالانکہ فلسفیانہ الفاظ اس وقت تک زبان میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ بلاشبہ منصور عباسی کے زمانے میں فلسفہ کی کتابیں یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ کی گئی تھیں۔ لیکن یہ زمانہ حضرت امام ابو حنیفہ کی آخری زندگی کا زمانہ ہے کسی طرح قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ ترجمہ ہوتے ہی یہ الفاظ اس قدر جلد شائع ہو جائیں کہ عام تصنیفات میں ان کا رواج ہو جائے۔

یہ بحث تو درایت کی حیثیت سے تھی اصول روایت کے لحاظ سے بھی یہ امر ثابت نہیں ہوتا، دوسری تیسری بلکہ چوتھی صدی کی تصنیفات میں اس کتاب کا پتا نہیں چلتا قدیم سے قدیم تصنیف جس میں اس رسالہ کا ذکر کیا گیا ہے فخر الاسلام بزودی کی کتاب الاصول ہے جو پانچویں صدی کی تصنیف ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ النعمان مصنفہ شبلی نعمانی ناشر ایم ثناء اللہ خان ۲۶ ریلوے روڈ لاہور صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۱۔ فقہ اکبر کی ایک شرح ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر کے نام سے لکھی ہے۔

شرح وقایہ

مصنف: عبید اللہ بن مسعود (متوفی ۷۵۰ھ)

شرح وقایہ فقہ کا وہ مشہور و معتبر متن ہے جسے درس و تدریس میں خاص اہتمام سے پڑھا جاتا ہے۔ مصنف کتاب ہٰذا کے والد نے ایک کتاب ''وقایۃ الروایۃ فی مسائل الھدایۃ'' لکھی جس کی شرح آپ نے ''شرح وقایہ'' کے نام سے کی۔ عبید اللہ بن مسعود نے اس کے علاوہ بھی اور کئی کتب لکھیں جنہیں شہرت حاصل ہوئی ان میں چند یہ ہیں:

۱-التنقیح فی اصول الفقه

۲-التوضیح والتلویح

۳-المختصر الوقایة

• شرح وقایہ میں وقایۃ الروایۃ کے مشکل مقامات کو انتہائی خوبی کے ساتھ آسان الفاظ میں حل کیا گیا ہے۔ شرح وقایہ چار جلدوں میں ہے اس کی تکمیل ۷۴۳ھ میں ہوئی اب یہ درس نظامی میں شامل ہے وقایۃ الروایۃ کی یہ سب سے مشہور اور قبول عام شرح ہے۔

المُغنی لابن قدامۃ

مصنف: ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ

(۵۴۱ھ ۶۲۰ھ)

ابن قدامۃ حنبلی بزرگ اور امام تھے آپ نے ۲۸ کے قریب کتابیں لکھیں جس سے فقہ حنبلی کے لوگ خاص طور پر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس کتاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے اس میں تمام مسلمان فقہاء اور مجتہدین کے مذاہب مع دلائل بیان کر دیئے گئے ہیں موجودہ حنفی فقہاء اس کتاب کا بہت کم حوالہ دیتے ہیں البتہ فقہ حنبلی کے نزدیک ابن قدامۃ مستند امام ہیں۔

نیل الاوطار

مصنف: محمد بن علی بن عبید اللہ الشوکانی

(۱۱۷۳ھ۔ ۱۲۵۰ھ)

امام شوکانی کے بارے میں اگر چہ یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی تحقیق آزادانہ تھی تقلید کی حد بندیوں سے آزاد تھی تاہم آپ کا جھکاؤ اور میلان اہلحدیث مکتب فکر سے تھا آپ نے اپنے اساتذہ کی تحریک پر ابن تیمیہ (متوفی ۶۲۵ھ) کی کتاب ''منتقی الاخبار'' کی ایک بہترین شرح ''نیل الاوطار'' کے نام سے لکھی۔ اسے ہر مسلک کے لوگ قدر کی نگاہ دیکھتے ہیں اور آپ کی تحقیق سے استفادہ کرتے ہیں۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق

مصنف: زین الدین المشہور بہ ابن نجیم

فقہ حنفی کی مشہور کتاب کنز الدقائق حافظ الدین نسفی کی تصنیف ہے جو گزشتہ لکھی گئی کتب کا خلاصہ ہے علامہ ابن نجیم نے اس کتاب کے متن کو کھول کر بیان کرنے کے لئے یہ شرح لکھی ہے جو ان کے بقول حنفی مسلک کی تیس سے زائد کتب کی روشنی میں تیار کی گئی ہے۔

یہ حنفی فقہ کی ایک متداول کتاب ہے درس نظامی میں شامل ہونے کے علاوہ علماء فتاویٰ میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

الاشباہ والنظائر

مصنف: زین الدین بن ابراہیم بن نجیم

(۹۲۶ھ۔ ۹۷۰ھ)

ابن نجیم قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے اور اپنے عہد کے نامور علماء سے کسب فیض کیا امام شعرانی نے ابن نجیم کا شمار اپنے طبقات میں کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس دس سال رہا مگر میں نے ان میں کوئی خلاف شریعت بات نہیں پائی۔

بڑے سائز کی دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ امام ابن نجیم کی ایک اور کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق بہت مشہور ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیۃ

مصنفین: ترکی کی مجلس علماء

اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ ترکی میں ۱۲۸۶ھ میں ناظم محکمہ عدلیہ احمد جودت پاشا کی قیادت میں ایک مجلس قائم کی گئی جس کی ابتدائی رپورٹ پر اس کتاب کے لکھنے کا آغاز ہوا۔ جب یہ کام مکمل کر لیا گیا تو متفقہ قانون مدنی کی تدوین کا خاکہ پیش کیا گیا یہ قانون مجلۃ الاحکام العدلیۃ کے نام سے ۱۲۹۳ھ میں مکمل ہو گیا اور سرکاری طور پر شائع ہوا۔

قانون کی ۱۸۵۱ میں دفعات پر مشتمل یہ مجموعہ قانون اس لحاظ سے فقہ کے عام اسلوب سے مختلف ہے کہ اس میں عبادات و عقوبات کا حصہ شامل نہیں صرف تمدنی زندگی سے متعلق قوانین شامل ہیں۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ علم فقہ)

(بشکریہ الفضل ربوہ یکم فروری ۲۰۰۶ء)

منقولات:..................

عیسیٰ مسیحؑ کی قبر دریافت کرنے کا دعویٰ

سلور سپرنگ۔ ''یروشلم کے تل پیوٹ میں ملی ۲۰۰۰ سال پرانی قبر عیسیٰ مسیحؑ کی ہے'' جس کے متعلق کیمرون کے اس دعوے پر تاریخ دانوں اور قدیم اشیاء کے ماہرین میں نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ Discovery Chanel پر نشر ہونے والی ڈاکیومنٹری ''دی لاسٹ ٹامب آف جیسس'' میں کیمرون اور ان کے معاون صلاحکار شمچا جوکوبووِک نے اسے تاریخ کی سب سے قدیم حصولیابی قرار دیا ہے۔ اس تعلق میں اور مزید جانکاری کے لئے ڈسکوری چینل کی طرف سے گزشتہ دنوں نیویارک میں ایک نامہ نگار اجلاس بھی منعقد ہوا تھا۔

۴ر مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار شام نو بجے ڈسکوری پر نشر ہونے والی اس ڈاکیومنٹری میں عیسیٰ مسیحؑ اور ان کے خاندان سے جڑے لوگوں کی قبریں دریافت کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ اور اس میں دکھائی گئی تصاویر میں کئے گئے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے فورینسک، D.N.A تحقیق اور قدیم اعداد و شمار کا سہارا لیا گیا۔ ان قبروں کو ۲۵ سال قبل ہی دریافت کیا گیا تھا مگر یہ قبریں عیسیٰ مسیحؑ اور ان کے خاندان کے افراد کی ہی ہیں یہ ثابت نہ ہو سکا تھا۔ اس ڈاکیومنٹری میں یہ قبریں کس کی ہیں اس کا پتہ لگانے کے لئے کئے گئے کام کو ایک سلسلہ وار طریقے سے دکھایا گیا ہے۔ تل پیوٹ کی اس قبر میں دراصل ۱۰ ہڈیوں پر منقوش عبارتیں پائی گئی ہیں۔ ان میں سے ۹ر اسرائیل کے محکمہ آثار قدیمہ کی حفاظت میں ہیں۔ ۶ ہڈیوں پر منقوش عبارتوں پر لکھے نام، جو پہلی صدی کے آس پاس کے ہیں، New Testament میں بیان کردہ ناموں سے ملتے ہیں۔ ان ناموں کی لکھاوٹ کچھ یوں ہے۔ جیسس سن آف جوسیف، ماریا، مریمنے، ماراِمتھیو، یوش اور یوداہ سن آف جیسس۔ جوکوبووِک کا کہنا ہے کہ عیسیٰ مسیحؑ اور ان کے خاندان کے افراد کے متعلق ہڈیوں پر منقوش عبارتوں کو سائنسی طریقے سے انہی کا ثابت کرنے کے لئے تین سال تک مسلسل کام کرنا پڑا ہے۔

ڈسکوری پر دکھائی گئی اس ڈاکیومنٹری کے تعلق میں کیمرون کا کہنا ہے کہ اس سے ناظرین کو فورینسک کے میدان میں جدید ترین معلومات اور تاریخ کے آئینہ میں تل پیوٹ کی قبر کی اہمیت کو بتایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم ناظرین کو اس سے متعلق موضوعات پر بحث کرنے کے لئے دعوت دیتے ہیں اور ہم اس ڈاکیومنٹری پر دکھائے گئے پہلوؤں پر ان کی رائے جاننا چاہیں گے۔ (بحوالہ روزنامہ امر اجالا میرٹھ ۲۷ر فروری ۲۰۰۷ء)

(مرسلہ: خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپور)

بدر: حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر تو سرینگر (کشمیر) کے محلہ خانیار میں امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پختہ دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔ اس تعلق میں حضور اقدس علیہ السلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں۔ (ادارہ)

محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی کا دورۂ آندھرا

جلسہ فضائل قرآن : محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وتعلیم القرآن وقفِ عارضی وصدر مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ ۱۲ر جولائی ۲۰۰۷ء کو مکرم مولوی مظفر احمد ناصر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ بھارت کے ہمراہ حیدرآباد تشریف لائے۔آپ کی آمد سے استفادہ کرتے ہوئے مورخہ ۱۴ر جولائی کو جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام جلسہ فضائل قرآن مجید مسجد الحمد مومن منزل حیدرآباد میں رکھا گیا۔اس جلسے کی صدارت محترم عارف احمد قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کی۔مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''جمال حسنِ قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے'' خوش الحانی سے سنایا گیا۔اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی مظفر احمد ناصر صاحب قائد تعلیم القرآن کی ہوئی۔آپ نے اپنی تقریر میں قرآنی تعلیم کو انسانی زندگی کے لئے مکمل ضابطہ حیات کے طور پر بتاتے ہوئے اُس سے مکمل استفادہ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ دوسری تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کی ہوئی۔آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کے بے شمار محاسن کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم دنیا میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب ہم قرآن تعلیمات سے چمٹے رہیں کیونکہ قرآن مجید کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ الخیر کلہٗ فی القرآن۔ کہ تمام بھلائیاں قرآن مجید میں ہیں۔پس آج دنیا کی نجات اور کامیابی قرآن مجید سے ہی وابستہ ہے۔اس لئے ہر ایک کو جہاں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے وہاں مطالب اور معانی کو غور وتدبر سے بھی پڑھنا چاہئے۔آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود بھی قرآن پڑھے اور دوسروں کو بھی قرآن پڑھائے۔اس لئے ہر احمدی کو وقف عارضی کر کے قرآن مجید کو پڑھانے کا بھی کام کرنا چاہئے۔آخر میں صدر اجلاس نے قرآن مجید کے فضائل بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ : دوسرے دن مورخہ ۱۵ر جولائی بروز اتوار مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کے زیر اہتمام ایک روزہ صوبائی سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ فلک نما میں منعقد کیا گیا۔اجتماع کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔نماز فجر، درس القرآن کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن مجید ہوئی۔صبح ۶ بجے سے انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔جس میں کئی دلچسپ مقابلے کروائے گئے۔ناشتہ کے بعد اجتماع کا افتتاحی پروگرام صبح ۱۰ بجے سے مسجد احمدیہ فلک نما میں لوائے احمدیت لہرانے کے ساتھ ہوا۔محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے لوائے احمدیہ لہرایا اور دعا کروائی۔اُس کے بعد محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم محمد عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عہد دہرایا۔نظم کے بعد حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔پھر محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے خطاب کیا۔جس میں آپ نے اجتماع کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اُس کے بعد مکرم سلطان محمد لمہٗ دین امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے اجتماع کے اغراض اور مقاصد کے عنوان سے مختصر تقریر کی۔صدارتی خطاب کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔دن بھر انصار کے علمی مقابلہ جات چلتے رہے علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن مجید، نظم، تقریر، کوئز، اذان کے علاوہ کئی اور مقابلہ جات ہوئے۔شام ساڑھے پانچ بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں تلاوت قرآن مجید، نظم، عہد کے بعد مجلس انصار اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے نہایت جامع اور پُر نصائح تقریر کرتے ہوئے انصار کو اپنے منصب اور مقام کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔الحمد للہ مجلس انصار اللہ کا اجتماع بہت خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

میٹنگ : محترم مولانا موصوف نے اپنے حیدرآباد قیام کے دوران مجلس عاملہ حیدرآباد کے ساتھ اور مجلس عاملہ انصار اللہ حیدرآباد، مجلس عاملہ انصار اللہ آندھرا پردیش کے ساتھ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کے سلسلہ میں میٹنگ کی آندھرا پردیش کے مختلف سرکلوں گوداوری، نظام آباد، ورنگل کا دورہ کر کے سرکل انچارجوں اور معلمین کے ساتھ بھی میٹنگیں کیں۔مورخہ ۲۲ر جولائی کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سکندرآباد کے اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔اجتماع کا انعقاد مسجد نور سکندرآباد میں ہوا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو متبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے تحت جلسہ قیام نماز

ماہ جولائی میں لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے قیام نماز کے سلسلہ میں احمدیہ جوبلی ہال میں ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے جلسہ کیا۔تلاوت عزیزہ عقیلہ جاوید صاحبہ نے کی۔اُس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔پھر بعنوان اللہ تعالیٰ سے ملنے کا بہترین ذریعہ نماز پر عزیزہ شائستہ عندلیب نے، نماز کے شرائط کے عنوان پر محترمہ نشاط کوثر صاحبہ نے اور جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن مجید کے عنوان پر محترمہ ارشد شجاعت صاحبہ، قرآن کریم کے فضائل اور برکات کے عنوان پر عزیزہ شاہدہ مجیب صاحبہ نے تقریر کی اور آخری تقریر محترمہ سیما جاوید صاحبہ نے بعنوان ''عورتوں کا تحفظ صرف اسلامی پردے میں ہے'' کی۔اور خصوصی پروگرام ناصرات حلقہ فلک نما نے بعنوان نماز وقرآن کے حوالے سے پیش کیا جس میں نماز کے فرائض، سنت ونوافل کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اسی طرح حلقہ کاچی گوڑہ کی ناصرات نے مسجد کے آداب، دعا، قرآن کریم کا حکم طالب علم کے لئے اور ایک نظم پیش کی۔اور دوسری ممبرات محترمہ مطوت ماہپارہ، عزیزہ شافعہ مجیب صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔آخر پر ایک کوئز پروگرام رکھا گیا۔دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔جلسہ میں تین صد کے قریب ممبرات نے شرکت کی۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری)

خانپور ملکی میں لجنہ اماء اللہ کی تعلیمی وتربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی بہار کے زیر انتظام پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔اس سلسلہ میں مورخہ ۱۶ر جون کو محترمہ ذکیہ تسنیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔محترمہ تنزیلہ اطہر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور محترم عطیۃ القیوم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد کلاس میں سہ ماہی نصاب کی احادیث یاد کروائی گئیں۔تعلیم القرآن کے تحت تلاوت سنی گئی، تلفظ درست کرایا گیا۔نماز باترجمہ یاد کرائی گئی۔لفظی ترجمہ یاد کرایا گیا۔سورہ رحمٰن اور سورہ الغاشیہ باترجمہ یاد کرائی گئی۔کتاب ''لوگ کیا کہیں گے'' کا درس دیا گیا۔دوران کلاس ایک دن تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔جس میں دو تقاریر ہوئیں۔محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ نے ''لباس کے آداب'' اور عطیۃ القیوم صاحبہ سیکرٹری تربیت نے آنحضورؐ کا انداز تربیت کے عنوان پر تقریر کی۔پندرہویں دن کلوجمیعا کا پروگرام رکھا گیا۔کلاس میں ۳۰ ممبرات شامل ہوئیں۔پروگرام کافی دلچسپ رہا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے۔اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے۔

(سعدیہ تسنیم سیکرٹری تعلیم خانپور ملکی بہار)

مجلس انصار اللہ قادیان کی سرگرمیاں

۱۰ر جولائی کو احمدیہ مسجد ننگل میں مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے ایک مجلس مذاکرہ زیر عنوان ''سیرت آنحضرت صلعم کا ایک پہلو شفقت علی خلق اللہ'' منعقد کی گئی۔جس میں مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز، مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب اور مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد شریک گفتگو تھے ہر سہ علماء کرام نے بہت عمدہ رنگ میں اس عنوان پر گفتگو کی۔اس موقعہ پر مسجد احمدیہ ننگل سامعین سے بھری تھی تمام سامعین نے بہت دھیان سے ان کی باتوں کو سنا اور علم میں اضافہ کیا۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔

تربیتی اجلاس نومبائعین: مورخہ ۵ر اگست بروز اتوار محلہ پرتاپ نگر میں مکرم نوشاہ صاحب کے مکان پر خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔شام کو ٹھیک نو بجے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد انوار علی صاحب معلم نے کی بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے آنحضرت صلعم کی مدح میں ایک نعت خوش الحانی سے سنائی۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد استاذ جامعہ احمدیہ نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم'' عنوان پر کی۔جس میں آپ نے غیروں سے حسن سلوک۔عام مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور جنگوں میں ہاتھ آنے والے قیدیوں سے حسنِ سلوک کو اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور استاذ جامعہ احمدیہ کی تھی آپ نے ''قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں رواداری'' کے عنوان پر تقریر کی۔آپ کی تقریر کے بعد دو نومبائیات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔آخر پر خاکسار نے حاضرین جلسہ کو نماز باجماعت کی اہمیت اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

چونکہ یہ جلسہ محلہ میں مکرم نوشاہ صاحب کے مکان کی چھت پر ہو رہا تھا اور سپیکر کا انتظام تھا اس لئے ساتھ والے گھروں کی چھتوں پر غیر مسلم مرد اور عورتیں بھی اس جلسہ کی تقاریر کو سنتے رہے۔آخر پر دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔مکرم نوشاہ صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی۔

پکنک اور کلوا جمیعًا: مورخہ ۲۶ر جولائی کو مجلس انصار اللہ قادیان کے زیر اہتمام ہرچووال کی نہر پر پکنک اور کلوا جمیعًا کا پروگرام رکھا گیا جس میں مقامی انصار نے شرکت کی نہر میں نہانے کے بعد نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئی اور انصار نے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا اس موقعہ پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ و مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھی تشریف لائے اور علمی باتوں سے انصار کو مستفید کیا۔اللہ تعالیٰ اس کے دوررس نتائج ظاہر کرے۔ (محمد یعقوب جاوید نائب زعیم اعلیٰ اول مجلس انصار اللہ قادیان)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۶ر جولائی کی رات کو محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ الحاج عبدالسلام صاحب لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رشی نگر بعمر ۶۱ سال انتقال کر گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون! موصوفہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ سے

آراستہ تھیں۔ چند سال پہلے حج بیت اللہ کی سعادت بھی موصوفہ نے پائی تھی۔ مہمان نواز، ملنسار، اور صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانان کرام اور دیگر اقرباء کے گھر پر آنے سے خوش ہوا کرتی اور ان کی خدمت اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھتی تھیں۔ موصوفہ کے والد مرحوم جماعت احمدیہ ریشی نگر کے پہلے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے۔ جو سب کے سب برسرِ روزگار اور خادم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مرحومہ والدہ صاحبہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین (عبدالرشید ضیاء انسپکٹر بیت المال آمد مقیم کشمیر)

طلباء کے لئے مفید معلومات:

الٰہ آباد بنک میں P.O. امتحان

اگر آپ بینک میں P.O بنا چاہتے ہیں تو الٰہ آباد بینک نے P.O. کے عہدہ کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس عہدہ کے لئے کل 150 سیٹیں مقرر ہیں اور امتحان کی تاریخ 30 ستمبر 2007ء ہے۔

علمی قابلیت: امیدوار کو کسی رجسٹرڈ یونیورسٹی یا ادارے سے گریجویشن میں کم سے کم 55% نمبرات کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے اسی طرح کسی رجسٹرڈ ادارے سے کمپیوٹر میں ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ کورس کرنا ضروری ہے۔ معاشرہ کے انوسوچیت جات اور انوسوچیت جن جات (پسماندہ قوم) اور جسم سے معذور افراد سے حکومتی قوانین کے مطابق رعایت کی جائے گی۔

عمر: عام امیدواروں کے لئے عمر 21 سے 30 سال مقرر ہے تو ہیں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور جسم سے معذور امیدواروں کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر میں رعایت دی جائے گی۔

امتحان: تحریری امتحان کا پہلا حصہ ریزننگ، کوانٹیٹیو ایٹی ٹیوڈ، جنرل اوئیرنس اور جنرل انگلش کے سوالات پر مبنی ہوگا۔ غلط جوابات کی صورت میں Negetive Marking کی جائے گی۔ دوسرا حصہ میں تفصیلی سوالات پر مشتمل ہوگا جس کے تحت معاشری اور اقتصادی سوالات کے جواب دینے ہوتے ہیں۔ جس کا مقصد امیدوار کی قوت بیانی اور زبان کی تکنیک کی جانچ کرنا ہوتا ہے۔ تحریر کا امتحان میں پاس ہونے کے بعد آخرکار امیدوار کا انتخاب کیا جائے گا۔

امتحان کی تیاری: اگر اس امتحان میں سوالات کو تیزی اور صفائی سے حل کرنے کی عادت نہیں ہے تو زیادہ تر سوالات کے جوابات دے پانا ممکن نہیں ہے ایسی حالت سے بچنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سوالات کو حل کرنے کی کوشش کریں اور صفائی کا بھی پورا خیال رکھیں۔ چونکہ سوالات مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں اس لئے انہیں Short Cut طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں سبھی حصص سے برابر سوالات حل کریں نہ کہ کسی ایک حصہ سے پورے سوالات کو حل کرنے لگیں۔ ریزننگ اور نیومیریکل کے لئے قابل اعتماد کتب پڑھنے کے علاوہ رسالہ جات کی مدد سے پریکٹس سیٹ حل کریں۔ انگریزی کے لئے ثابت شدہ کتب اور سوالات کی مشق کے ساتھ ساتھ انگلش نیوز پیپر کی مدد سے الفاظ کا ذخیرہ کرتے رہیں۔ جنرل اوئیرنس کے تحت چونکہ اقتصادی مسائل پر مبنی سوالات ہوتے ہیں اسی لئے اخبار Economic Times اور انڈیا ایئر بک، اکانامک سروے، بجٹ، اقتصادی محکمہ کی رپورٹ کا بھی مطالعہ کریں۔ گذشتہ سالوں کے سوالات کے پرچہ حل کرنے سے اندازہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ کوچنگ اور کوچنگ لے رہے سینئر سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ اگر آپ مندرجہ بالا باتوں پر عمل کرتے ہیں امتحان کی ایک پلاننگ کے ساتھ تیاری کریں گے تو خدا تعالیٰ ضرور کامیابی عطا کرے گا۔

امتحان کی تاریخ: 30/ستمبر 2007ء

(بشکریہ روزنامہ دینک جاگرن نئی راہیں 24/جولائی 2007ء)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Syed Bashir Ahmed

Proprietor

Aliaa Earth Movers

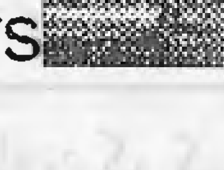

(Earth Moving Contractor)

Available :

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266. 9437276659. 9337271174. 9437378063

تحریک جدید کی حصولیابیاں

اکناف عالم میں دین اسلام کی سربلندی اور تبلیغ واشاعت کے عظیم مقصد سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۳/نومبر ۱۹۳۴ء کو "تحریک جدید" کے نام سے جو شہرۂ آفاق انقلابی تحریک جماعت کے سامنے رکھی تھی آج وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی غیر معمولی تائید ونصرت سے ایک ایسے سرسبز وشاداب لہلہاتے ہوئے باغ کی شکل اختیار کر چکی ہے جس کے لذیذ وشیریں ثمرات کو ارشادِ قرآنی "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" (نحل:۱۹۱) کے مطابق دائرہ شمار میں لانا ممکن نہیں۔ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ پر ہر آن موسلادھار بارش کی طرح نازل ہونے والے ان آسمانی افضال کا جو تازہ ترین جائزہ پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸/جولائی ۲۰۰۷ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے خطاب میں پیش فرمایا ہے۔ مجاہدین تحریک جدید کے ازدیادِ علم وایمان کے لئے اُس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

☆......اس سال تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴ نئے ممالک (گواڈلوپ، سینک مارٹن، فرینچ گنی اور بنی) کے اضافہ کے ساتھ دنیا کے ۱۸۹ ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

☆......دورانِ سال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ۶۵۳ نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور ۱۶۳۱ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔

☆......نومبائعین سے رابطوں کی مہم کے نتیجہ میں غانا، نائجیریا، بورکینا فاسو، سیرالیون، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے 267000 سے بھی زائد نومبائعین کے ساتھ ازسرِ نو رابطہ قائم کیا گیا۔

☆......امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں ۱۶۹ نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جبکہ ۱۳۰ بنی بنائی مساجد خدا تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔

☆......دوران سال ۱۸۶ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس طرح دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے اب تک بفضلہٖ تعالیٰ ۱۸۶۹ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

☆......بشمول افریقہ دنیا کے کئی ممالک میں رقیم پریس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

☆......اب تک اللہ کے فضل سے دنیا کی ۶۴ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور دس زبانوں میں رسالہ "الوصیت" کے تراجم کرائے جا چکے ہیں۔

☆......امسال جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں ۲۷۳ نمائشوں اور ۲۸۶۱ بک اسٹالز کا اہتمام کیا گیا۔

☆......۱۱۵۶ احباب ومستورات کی شبانہ روز رضا کارانہ خدمات کے نتیجہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے تینوں چینلز سے مسلسل ۲۴ گھنٹے کی نشریات کے علاوہ دنیا کے مختلف ٹی وی اسٹیشنوں سے بھی ۸۱۷ گھنٹوں پر مشتمل ۱۳۹۸ پروگرام پیش کر کے ۸ کروڑ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

☆......سیرالیون میں پہلے سے قائم جماعتی ریڈیو اسٹیشن کے علاوہ بورکینا فاسو میں قائم ہونے والے دو نئے ریڈیو اسٹیشنز اور مختلف دوسرے ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ ۶ کروڑ سے بھی زائد افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

☆......افریقن ممالک میں پہلے سے وسیع پیمانہ پر جاری جماعت کی تعلیمی، طبّی اور رفاہی خدمات کے علاوہ Humanity First کے تحت بہت سے علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لئے سستے داموں میں ہینڈ پمپ مہیا کئے گئے۔

☆......اب تک بفضلہٖ تعالیٰ جماعت Website پر کم وبیش 200 جماعتی کتب آن لائن ہو چکی ہیں۔

☆......امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۴۶ ممالک میں 261969 تشنہ روحوں کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو تسلسل کے ساتھ عطا ہونے والے ان بے کراں آسمانی انعامات پر جہاں ہمارے دل حمد باری سے لبریز ہیں وہاں ہم دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں مجاہدین تحریک جدید کو اُن کی مخلصانہ قربانیوں کے مقبول بارگاہِ الٰہی ہونے پر ہدیہ تبریک بھی پیش کرتے ہیں۔ اللہ ان سب کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر مقبول اور بے لوث قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

جماعت احمدیہ قرغیزستان کے

پہلے مشن ہاؤس کا افتتاح

اور جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ : بشارت احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ کارا کول قرغیزستان)

آج سے تقریباً ایک سو سال سے زائد عرصہ قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیش گوئی فرمائی کہ مَیں اپنی جماعت کو روس کے علاقہ میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری ہزار ہا پیشگوئیوں کی طرح اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار بھی شروع ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات سے کئی سابق روسی ریاستوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پودا لگ چکا ہے۔ جماعت اپنی ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ کئی جگہوں پر احمدیت کے جزیرے ابھر رہے ہیں۔ اس وقت جن ممالک میں احمدیت پروان چڑھ رہی ہے ان میں ایک چھوٹا سا ملک قرغیزستان بھی ہے۔ اس کا دارالحکومت بشکیک ہے۔ ملک کی کل آبادی پانچ ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ جس میں قیرغز قوم کے علاوہ ازبک، روسی، ترک قزاق، تا تار، تاجک اور جرمن قومیت کے لوگ آباد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت کا آغاز 1995ء میں ہوا جب مکرم حافظ ظہور احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایک احمدی بزنس مین مکرم نعیم اللہ خان صاحب کے ساتھ یہاں تشریف لائے۔ ان کی آمد سے یہاں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ ابتدا میں چند بیعتیں ہوئیں۔ نو احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کر دیا گیا اور ساتھ ہی جماعت کی رجسٹریشن کے لئے کوشش شروع کر دی گئی۔ ایک لمبے عرصہ کی جہد مسلسل کے نتیجہ میں 2002ء میں یہاں جماعت کی رجسٹریشن ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

آغاز میں ایک لمبے عرصہ تک کرایہ کے مشن ہاؤسز میں رہ کر کام کرنا پڑا۔ جوں جوں افرادِ جماعت کی تعداد بڑھتی گئی ان کی تعلیم و تربیت کے لئے اور اجتماعیت کے لئے مستقل مشن ہاؤس کی ضرورت کا شدت سے احساس ہونے لگا۔ اس کے لئے بارہا کوشش بھی کی گئی مگر ہر بار کوئی نہ کوئی روک آڑے آئی۔ کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر احباب جماعت نے ہمت نہیں ہاری۔ بڑے صبر و استقلال سے دُعائیں بھی کرتے رہے اور اچھی اور مناسب جگہ کی تلاش میں بھی رہے۔ بالآخر چند ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور خاص عنایات سے جماعت احمدیہ قرغیزستان کو ایک بہت ہی اعلیٰ اور خوبصورت مشن ہاؤس عطا فرمایا ہے۔ یہ مشن ہاؤس ہر لحاظ سے نہ صرف وسطی ایشیا میں بلکہ سابق USSR کے تمام مشن ہاؤسز سے منفرد و ممتاز ہے۔ مشن ہاؤس کے افتتاح اور جلسہ یوم خلافت کے انعقاد کے لئے 27 مئی کے بابرکت دن کا انتخاب کیا گیا۔ تمام جماعتوں کو مطلع کر دیا گیا کہ احمدی احباب اپنی بساط کے مطابق اس موقع پر حاضر ہو کر اس بابرکت تقریب میں شمولیت فرمائیں۔ مکرم ارشد محمود ظفر صاحب نیشنل پریذیڈنٹ و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ قرغیزستان کی طرف سے تمام مرکزی اور لوکل مبلغین کو پیغام دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے احباب کو تقریب افتتاح اور جلسہ یوم خلافت کے لیے دارالحکومت بشکیک آنے کی تلقین کریں۔ 27 مئی سے تقریباً دو ہفتہ قبل تمام ڈیوٹیاں تقسیم کر دی گئیں۔ جماعت احمدیہ بشکیک کے 23 انصار و خدام اور لجنات نے انتہائی اخلاص اور خلافت احمدیہ سے اپنی وفا کا عملی اظہار کرتے ہوئے دن رات کام کیا۔ 26 مئی کو مکرم نیشنل صدر صاحب نے تمام انتظامات کا حتمی جائزہ لیا۔

تقریب افتتاح اور جلسہ یوم خلافت کے تمام مہمانان کی رہائش اور طعام کا انتظام مشن ہاؤس کی پہلی اور دوسری منزل پر کیا گیا تھا۔ جلسہ یومِ خلافت کی مناسبت سے پہلی بار کچھ بینرز اردو، قیرغیز اور روسی زبانوں میں تیار کروا کر مشن ہاؤس میں آویزاں کئے گئے۔

27 مئی کو دن کا آغاز با جماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد قزاقستان سے آئے ہوئے لوکل مشنری مکرم Rufat Tukamov صاحب نے درس حدیث دیا۔ جلسہ یومِ خلافت کو دو سیشنز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مکرم ارشد محمود ظفر صاحب نیشنل پریذیڈنٹ و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ قیرغیزستان کی زیر صدارت پہلے سیشن کا آغاز 11:15 بجے لوکل وقت کے مطابق ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض لوکل احمدی مکرم Saeed Nazarkulov صاحب نے سرانجام دیئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک پاکستانی خادم مکرم عبدالستار صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں رشین زبان میں اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ سب سے پہلی تقریر ”احمدیت کا قیام اور مقصد“ کے موضوع پر قزاقستان سے آئے ہوئے مہمان مکرم Taibektegi Nurim صاحب نے کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ قرغیزستان کے لوکل مشنری مکرم Usmanov Talaibek صاحب نے ”خلافت احمدیہ“ کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ یہ دونوں تقاریر رشین زبان میں تھیں۔ ان کے بعد الازھر سے فارغ التحصیل مکرم Saeed Nazarkulov صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ ”یا عین فیض الله“ پیش کیا۔ جس کا روسی ترجمہ مکرم Bakit Kutukeev صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ”اطاعت خلافت“ کے عنوان سے قرغیز زبان میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد ایک چینی قوم سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی امام مسجد مکرم محمد صاحب نے جماعت سے اپنے تعارف اور محمد عثمان چینی صاحب سے ہونے والی ملاقات کا ذکر کیا۔ حقیقت احمدیت کا اعتراف کیا نیز چینی ترجمہ قرآن کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ ان کی تقریر کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی اور وقفہ برائے نماز ظہر و عصر ہوا۔ بعد از نماز مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

تین بجے سہ پہر دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر لوکل مشنری مکرم AsilBek Bektenov صاحب نے ”نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان پر قرغیز زبان میں کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم منور احمد شاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا جس کا قرغیز زبان میں ترجمہ مکرم AsilBekBektenov صاحب نے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم طاہر حیات صاحب مبلغ سلسلہ نے اردو میں کی۔ ان کی تقریر کا عنوان ”صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام“ تھا جس کا روسی ترجمہ مکرم ڈاکٹر خرم بلال صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم Altinbek صاحب امیر جماعت احمدیہ قزاقستان نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے تقریب افتتاح اور یوم خلافت کی مناسبت سے جماعت احمدیہ قزاقستان کی طرف سے تمام احباب کو مبارکباد پیش کی۔ اس کے بعد قرغیزستان کے پہلے روسی احمدی اسلام بیک صاحب نے اپنے ترک عیسائیت سے لے کر قبولیت احمدیت تک کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے۔ آخر پر مکرم ارشد محمود صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ و مشنری انچارج جماعت احمدیہ قرغیزستان نے قرغیز زبان میں خلافت احمدیہ کا جماعت کے ساتھ جو للّٰہی محبت اور تعلق ہے اس کے بارہ میں چند واقعات کا ذکر کیا۔ آخر پر انہوں نے دُعا کروائی اور اس طرح جماعت احمدیہ قرغیزستان کے مشن ہاؤس کے افتتاح کی تقریب اور پہلا نیشنل جلسہ یومِ خلافت اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کی کل حاضری 140 نفوس پر مشتمل تھی جن میں سے 32 غیر از جماعت احباب تھے۔

آخر پر قارئین کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رشین ریاستوں میں جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ پیش گوئی جلد پوری فرمائے کہ مَیں اپنی جماعت کو روس کے علاقہ میں ریت کے ذرّات کی مانند دیکھتا ہوں۔ آمین۔

❀❀❀❀❀❀

واقفین عارضی کے لئے ضروری ہدایات

۱- آپ جو ایام وقف کریں۔ انہیں خاص طور پر دُعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔

۲- جس جماعت میں آپ وقف عارضی کے لئے تشریف لے جائیں وہیں باجماعت نماز اور نماز جمعہ کے اہتمام کا جائزہ لیں اور نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

۳- جس جماعت یا مقام پر آپ کو بھجوایا جائے وہاں کی جماعت کی تربیت آپ کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ ہر فرد کا کم از کم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا لازمی ہے۔ ترجمہ اور تفسیر کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں نیز مستورات میں بھی قرآن مجید کے پڑھنے کی خاص رَو جاری کر دی جائے۔

۴- احباب جماعت کو جماعتی کاموں کے کرنے بالخصوص سلسلہ کے مقرر کردہ چندوں کی بروقت ادائیگی کی تلقین کریں۔

۵- اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں ناراضگی ہو تو آپ محبت سے اُسے دور فرمائیں لیکن مقامی جھگڑوں میں (اگر کہیں ہوں) آپ ہرگز نہ الجھیں۔

۶- زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو تحریک وقف عارضی سے آگاہ فرما کر انہیں اس میں شمولیت کی ترغیب دلائیں۔ خاص طور پر موصی احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وقف عارضی کے تحت اپنے ایام وقف کرنے کی تحریک فرمائیں۔

۷- احباب جماعت کو احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) سے استفادہ کی طرف توجہ دلائیں۔ اور استفادہ کرنے والوں کے اعداد و شمار کا اپنی رپورٹ میں ذکر فرمائیں۔

۸- وقف عارضی کی رپورٹ بتوسط صدر جماعت / سرکل انچارج بھجوائیں۔

۹- اس کے علاوہ آپ جہاں بھی مقیم ہیں۔ سال میں کم از کم دو دوستوں کو قرآن مجید ضرور پڑھائیں۔

۱۰- دوران سفر پیش آنے والے ایمان افروز واقعات اپنے تجربات اور ہندوستان یا آپ کے صوبے و علاقہ میں وقف عارضی کی تحریک کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اگر آپ کی تجاویز ہوں تو وہ بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر وقف عارضی کرنے کے نتیجہ میں آپ کو اور آپ کی اولاد کو اپنی خاص برکات سے ہر دو جہان میں نوازتا چلا جائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی قادیان)

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں" (مینیجر بدر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس۔ لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16485:: میں شیخ ابراہیم ولد شیخ چاند صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر 61 سال تاریخ بیعت 1962ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-10-2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان نواب پٹ ضلع محبوب نگر میں ہے جس کا رقبہ اندازاً 600 مربع گز ہے مکان نمبر 8-34 اس مکان کی اندازاً قیمت 80000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی — العبد شیخ ابراہیم — گواہ غلام ناظم الدین

وصیت 16486:: میں سعیدہ بیگم زوجہ ملک شریف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن برہ پورہ ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2-10-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک منزلہ پختہ مکان۔ برہ پورہ بھاگلپور میں جو مکمل نہیں ہوا۔ کھاتہ نمبر 888 خسرہ نمبر 1826 رقبہ 1102 Sq. Ft. موجودہ قیمت 7 لاکھ روپے تقریباً۔ اسی مکان میں مع فیملی رہتی ہوں۔ سونے کا ایرنگ وزن ۴ گرام قیمت تقریباً چار ہزار روپے۔ خاوند کی ماہانہ پنشن 7300 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر ۲۰۰۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک شریف احمد — الامۃ سعیدہ بیگم — گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16487:: میں احمد اسمٰعیل کے ولد مولوی اے پی ابراہیم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن کویت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24-2-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک عدد پلاٹ جو کہ منگلور کرناٹک میں واقع ہے اس کی قیمت مبلغ بارہ لاکھ روپے ہے۔ ایک پلاٹ کڈور کرناٹک میں قیمت ایک لاکھ روپے۔ ایک پلاٹ کنور کیرالہ میں دو لاکھ روپے۔ ایک پلاٹ پریارم کنور کیرالہ میں قیمت دو لاکھ روپے۔ بنک میں جمع شدہ رقم چوبیس لاکھ روپے۔ کویت میں investment بیس لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید مظفر احمد عامل — العبد احمد اسمٰعیل کے — گواہ سی پی محمد علی

وصیت 16488:: میں راحت جان بی بی زوجہ سید ناصر الدین احمد مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 79 سال بیعت بعمر آٹھ سال والدین کے ساتھ بچپن میں۔ ساکن دہلی ڈاکخانہ 53, institutional Area ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27 ستمبر 2006ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر کے 500 روپے کے عوض 3 گنٹھ سکنی زمین ملی۔ نیز زیورات طلائی فروخت کرکے اس رقم کو آشرم نمبر ۳ کی زمین میں خرچ کیا گیا۔ ۱۔ سکنی زمین 3 گنٹھ قیمت 60000 روپے۔ ۲۔ باڑی زمین اڑھائی گنٹھ قیمت 25000 روپے۔ ۳۔ کھیتی زمین 9 گنٹھ قیمت 55000 روپے۔ کل میزان 140000 روپے۔ نوٹ مندرجہ بالا جائیدادیں بمقام سونگھڑہ اڑیسہ میں ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ زمینوں میں سے 2800 روپے سالانہ آمد ہوتی ہے اور 800 روپے بیٹے میری مدد کرتے ہیں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ داؤد احمد — الامۃ راحت جان بی بی — گواہ محمد سرور رضا

وصیت 16489:: میں راشد محمد اللہ دین ولد محترم علی محمد اللہ دین آف سکندر آباد حال امریکہ قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ فارماسسٹ عمر 69 سال پیدائشی احمدی ساکن نیویارک ڈاکخانہ 30 Somerset Pl. Syosset ضلع نیویارک 11791 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-4-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ خاکسار امریکہ میں جس مکان میں رہتا ہے وہ میری اہلیہ صاحبہ کے نام پر ہے اور وہ اس کی ملکیت ہے۔ قادیان میں نزد چونگی احمدیہ محلہ میں دو کنال زمین پر مکان بنایا ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً اکیاون لاکھ روپے ہوگی۔ یہ پلاٹ دراصل چار کنال کا ہے جس میں دو کنال میری ہمشیرہ صاحبہ کا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 84000 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1-4-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ حافظ صالح محمد اللہ دین — العبد راشد محمد اللہ دین — گواہ حکیم محمد دین

وصیت 16490:: میں میر حبیب الرحمٰن ولد میر جواد الرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 60 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن پروفیسر ایونیو ڈاکخانہ برہم پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2-4-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ زمین وغیرہ جو تھی وہ بچوں کی پڑھائی میں فروخت ہوگئی۔ مکان اہلیہ کا ہے۔ وہ خود سرکاری ٹیچر ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 2800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1-4-07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد میر حبیب الرحمٰن — گواہ محمد سلیم

وصیت 16491:: میں خورشید احمد ولد محمد سلیمان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن جواہر نگر ڈاکخانہ آزاد نگر جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3-3-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی 6 کٹھہ زمین نمبر 52-2559/2 قیمت اندازاً 800000 روپے۔ نقد رقم از کمپنی 20000 روپے۔ خاکسار ٹاٹا کمپنی میں کام کرتا تھا۔ اس سے ملی رقم سے کچھ خرچ ہوگیا باقی رقم درج کردی گئی ہے۔ Tisco کے شیر 40 ہیں۔ اس کی موجودہ قیمت 16000 ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از پنشن، تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ آمد از پنشن 1000 روپے اور تجارت 2000 روپے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ یکم مارچ 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد خورشید احمد — گواہ آصف احمد

وصیت 16492:: میں عائشہ بی بی زوجہ ابوبکر منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن امائی پور ڈاکخانہ مدھورا ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3-4-07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی ڈیڑھ بیگھہ جس کی قیمت 90000 روپے ہے بمقام امائی پور مدھورا بیربھوم۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1-4-07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد القادر — الامۃ عائشہ بی بی — گواہ اذکار الاسلام

وصیت 16493:: میں کے ایم عبدالجلیل ولد کے ایم موتین کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت مین عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن آدی ناڈ ڈاکخانہ کاٹل کڈو ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-5-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ آدی ناڈ میں زمین سروے نمبر V602/11 آر 60-01 اندازاً قیمت دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد العبد کے ایم عبدالجلیل گواہ کے ایم منصور

وصیت 16494:: میں انشاء احمد بنت منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن پاٹلی پترا ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی 3 گرام 22 کیرٹ قیمت 2000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد الامۃ انشاء احمد گواہ محمد انور احمد

وصیت 16495:: میں ڈاکٹر وسیم احمد ناصر فریدی ولد محمد نثار احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام احمد العبد وسیم احمد فریدی گواہ نعیم احمد ناصر

وصیت 16496:: میں میسرہ فریدی زوجہ ڈاکٹر وسیم احمد ناصر فریدی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 10000 روپے۔ زیورات طلائی 22 کیرٹ ہار طلائی 18 گرام، طلائی کانٹے ایک جوڑی 8 گرام، انگوٹھی 4 عدد کل وزن 16 گرام، ایرنگ 1 جوڑی 8 گرام۔ کل وزن طلائی زیورات 50 گرام قیمت 49000 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے آبائی جائیداد غیر منقسم ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق الامۃ میسرہ فریدی گواہ نعیم احمد ناصر

وصیت 16497:: میں شاہ رُخ فریدی ولد ڈاکٹر وسیم احمد ناصر فریدی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق العبد شاہ رُخ احمد فریدی گواہ نعیم احمد ناصر

وصیت 16498:: میں نبیل احمد ایس فریدی ولد ڈاکٹر وسیم احمد ناصر فریدی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق العبد نبیل احمد ایس فریدی گواہ نعیم احمد ناصر

وصیت 16499:: میں ڈاکٹر ضیاء احمد خان ولد محمد ظفر اللہ خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-24 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق العبد ڈاکٹر ضیاء احمد خان گواہ نعیم احمد ناصر

وصیت 16500:: میں وسیم احمد ماجد معلم وقف جدید بیرون ولد محمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3390 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد ساجد العبد وسیم احمد ماجد گواہ محمد انور احمد

وصیت 16501:: میں محمد شفیق الاسلام ولد محمد شمس الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد شفیق الاسلام گواہ وسیم احمد ماجد

وصیت 16502:: میں شفیع محمد ملکانہ معلم وقف جدید بیرون ولد مشتاق احمد ملکانہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمد ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد شفیع محمد ملکانہ گواہ وسیم احمد ماجد

بقیہ اداریہ............از صفحہ 2

جس نے اس رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو پھر جائے تو (یاد رہے کہ) ہم نے تجھے ان پر لحافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

پس ایسا عظیم الشان اور عالمگیر نبی جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے اور جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اُسوہ کاملہ نہیں ہے نہایت افسوسناک بات ہے۔

جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے تو ان کی نبوت نہ تو عالمگیر تھی اور نہ ان کی شریعت عالمگیر تھی جس پر وہ عمل کرتے تھے اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انجیل میں ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں بھیجے گئے۔ قرآن مجید میں بھی ان کے متعلق ارشاد ہے کہ:-

رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ (آل عمران:۵۰)

یعنی کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔

کیا وحید الدین خان صاحب اس دَور میں اس ماڈل کو قبول کرنا چاہتے ہیں جو نہ تو عالمگیر ہے اور نہ ہی خود اس کا اپنا دعویٰ ہے کہ وہ عالمگیر ہے بلکہ انجیل میں تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا ظل قرار دیتے ہوئے ان کی آمد کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے اور فرمایا کہ ابھی بہت سی باتیں حل نہیں ہو سکتیں البتہ جب وہ آئے گا تو تمام اُمور اس کی برکت سے حل ہو جائیں گے۔ افسوس ہے کہ اس ''محمدی ماڈل'' کے متعلق وحید الدین خان صاحب فرماتے ہیں کہ ''محمدی ماڈل'' قابلِ عمل نہیں بلکہ ''مسیحی ماڈل'' قابلِ عمل ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت ہماری طرف ہے ہی نہیں اور نہ وہ عالمگیر نبی ہیں اور نہ ان کی شریعت عالمگیر ہے تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے لئے کس طرح اسوہ (نمونہ) قرار دیئے گئے۔

وحید الدین خان صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

دعوت، ہجرت، جہاد (بمعنی قتال) اور فتح اس ترتیب کی پیروی کرتے ہوئے آپ کا مشن دعوت سے شروع ہوتا ہے اور درمیانی مراحل طے کرتے ہوئے آخر میں فتح تک پہنچا۔

پھر لکھتے ہیں:

مسیح کے ماڈل میں آغاز میں بھی دعوت ہے انجام میں بھی دعوت ہے۔ مسیح کے دعوتی ماڈل میں ہجرت اور جہاد (بمعنی قتال) کے واقعات موجود نہیں۔

وحید الدین خان صاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حقیقی واقعات کا علم نہیں۔ جہاں تک ہجرت کا تعلق ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ہجرت کی ہے۔

قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ (مومنون:۵۱)

کہ ہم نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو (ہجرت کے بعد) ایک اونچی جگہ میں جو چشموں والی تھی پناہ دی تھی۔

اور حدیث میں ذکر آتا ہے کہ جب دشمنان نے حضرت عیسیٰ پر مظالم ڈھائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ یَّا عِیْسٰی اِنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰی (کنز العمال، جلد ۲ صفحہ ۳۴)

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہو جاؤ تا کہ تم پہچانے نہ جاؤ اور دُکھ نہ دیئے جاؤ۔

چنانچہ امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عقلی و نقلی دلائل اور دیگر تاریخی شواہد سے ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے وقت خدا کے خاص فضل سے بچائے گئے اور انہوں نے ہجرت کی اور ہجرت کا لمبا سفر کر کے آپؑ بالآخر کشمیر پہنچے اور سری نگر محلہ خانیار میں آپؑ کا مزار مبارک موجود ہے۔ اس کے لئے دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' پس ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ اب جبکہ دنیا ایک پلیٹ فارم پر آ گئی ہے اور حقیقی طور پر ایک عالمگیر اور مکمل اُسوہ کی متلاشی ہے تو ایسے میں ''مسیحی ماڈل'' ہرگز قابل عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ جو کامل و مکمل ہے قابل عمل ہو سکتا ہے۔ وحید الدین خان صاحب موجودہ دَور کے عیسائیوں کے ظاہری غلبہ اور ان کی حکومتوں کی شان و شوکت سے مرعوب ہو کر اصل قرآنی نص کو چھوڑ رہے ہیں جو کسی طرح بھی قابل عمل اور پسندیدہ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''فائنل پرافیٹ'' بھی ہیں اور ''فائنل ماڈل'' بھی ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان فیض کے متعلق فرماتے ہیں:-

''وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوارِ نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۸)

''مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیدنا و مولنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔'' (اربعین حصہ اوّل صفحہ ۲)

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل، اور انسان کامل تھا اور جو کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا تھا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اَے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (انعام الحجہ صفحہ ۲۸) (......جاری......)

(منیر احمد خادم)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ ....از صفحہ 16

ایمان میں مضبوطی پیدا کرے گی اور تم خدا تعالیٰ کے نشانات دیکھتے چلے جاؤ گے۔ یہ فتح کے وعدے مومنوں اور کامل اطاعت گذاروں کے ساتھ ہیں۔ جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث اور حصہ دار بنیں گے اور اللہ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہونگے جو حقیقی مومن ہیں۔

فرمایا اگر ہم تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہونگے تو اپنی زندگی میں یہ فتوحات اور غلبہ کے نظارے دیکھ لیں گے پس اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے ہر احمدی کو یہ معیار قائم کرنے کی کوشش کرتے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور ان انعامات کا وارث بنائے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا ہے۔ ☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 30 th August 2007 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو رہتے ہیں

پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطہ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 راگست 2007ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جیسا کہ پہلے بھی قرآنی تعلیم کی روشنی میں بیان کر آیا ہوں کہ جو بھی عمل اللہ کی رضا سے دور لے جانے والا ہے وہ ایمان سے دور لے جانے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم میں مومن کے لئے جو احکامات ہیں کھول کر بیان فرمائے ہیں اور اپنی جماعت کے افراد کو اس معیار پر دیکھنے کی بار بار خواہش فرمائی ہے۔ جس سے ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل ہوں اور ہم میں سے ہر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے حصہ لینے والا بنے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے فرماتا ہے۔

فرمایا اس سلوک کا حامل بننے کے لئے تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرنی ہوگی۔ حضور نے تقویٰ کی باریک راہوں اور ایمانی عہدوں کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن شرائط پر ہم نے بیعت کی ہے وہ ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں اور جب ہم اس عہد کی حفاظت کر رہے ہونگے جس کا خلاصہ خدا کی توحید کا قیام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تمام فیصلوں پر حکم و عدل ماننا ہے مخلوق کے حقوق ادا کرنے ہیں خلافت احمدیہ کی اطاعت کرنی ہے تو پھر یہ ایمان کا درخت مضبوط تنے پر قائم ہو جائے گا اس کی جڑیں مضبوط ہونگی اور جب یہ صورت پیدا ہوگی تو پھر ایک مومن کا ہر فعل خدا کی رضا حصول کے لئے ہوگا اللہ تعالیٰ ہمارے ہر فعل کو ہمیشہ شیطان سے بچانے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کے سامان پیدا فرماتا رہے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک دنیاوی دوست تو اپنے دوست کے لئے کوشش کر کے اس کے فائدہ کا سامان کرے اور خدا تعالیٰ جو سب دوستوں سے زیادہ وفا کرنے والا ہے وہ اپنے دوست کو باوجود اس کے چاہنے کے کہ خدا تعالیٰ اسے ایمان میں مضبوط رکھے اور شیطان سے بچا کر رکھے، اندھیروں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کبھی نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر تم ایمان کی طرف بڑھ رہے ہو تو میرا قرب حاصل کرنے والے ہو۔ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔

فرمایا یہ جو اللہ تعالیٰ مومنوں سے دوستی کا اعلان فرما رہا ہے تمہارے ایمان کی مضبوطی کی کوشش تمہیں یقیناً ترقیات نصیب کرے گی۔ تمہیں روحانی ترقی میں بھی بڑھائے گی پھر اس کی وجہ سے تمہاری جسمانی ضروریات بھی پوری فرمائے گا پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش ضروری ہے دنیا کی طرف دوڑنے والوں کو پتہ نہیں کہ دنیا ان کی خواہش کے مطابق ملتی بھی ہے کہ نہیں کیونکہ بہت سے دنیا کمانے والے اور خدا کو بھولنے والے بے چینی کی زندگی گذارنے والے ہیں لیکن خدا کی خاطر خالص ہو کر اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کو خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی ان کے در کی لونڈی ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا خدا بھی اس کی طرف رجوع کرے گا ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا فرمایا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر خاص احسان ہے کہ ہر انسان کی صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں استعدادیں مختلف ہوتی ہیں اس کی اپنی استعدادوں کی انتہاء تک اس کا ٹارگٹ مقرر فرماتا ہے پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطہ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دوستی کا حق ادا کرتا ہے اس دنیا میں بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ دنیاوی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور روحانی ترقیات سے بھی نوازتا ہے اس دنیا کو بھی جنت بناتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ہمیشہ والی جنتوں میں رکھے گا غرض اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنین کے ساتھ بے شمار وعدے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے جنہیں آج بھی ہم مختلف رنگوں میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں ہزاروں احمدی اس وعدے کے مطابق اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں خلافت کا جاری نظام بھی خدا تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک بہت بڑا وعدہ ہے جو مومنوں کو تمکنت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سچا تعلق رکھنے والے گذشتہ سو سال سے یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ایک احمدی کی سکون اور آرام کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے۔ کئی قسم کے فتنے فساد سے احمدی بچے ہوئے ہیں جن میں دوسرے ڈوبے پڑے ہیں۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے نیک انجام اور کافروں کے بد انجام کا وعدہ فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں پس حقیقی مومن اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں کا مولیٰ اور دوست وہ عظیم اور جاہ و جلال والا خدا ہے جس کی بادشاہت تمام زمین و آسمان پر حاوی ہے پس جو ایسے جاہ و جلال اور قدرت رکھنے والے خدا کی آغوش میں ہو کیا اسے مخالفین کے مکر اور تدبیریں نقصان پہنچا سکتی ہیں؟ یقیناً نہیں۔ کبھی نہیں! کیونکہ جو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان لاتا ہے خدا اس کی حفاظت کے سامان کرتا ہے یہ اس کا وعدہ ہے ان کی مدد فرماتا ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے پس یہ ہے مومنوں کا خدا جو کسی لحہ بھی مومنوں سے غافل نہیں ہوتا۔ یہ زمین و آسمان کا مالک خدا ہر وقت اپنے مومن بندے کی پکار پر ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ فرمایا کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اس خدا سے تعلق جوڑتے ہیں اور خشوع اور تقویٰ میں بڑھ رہے ہیں اور بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں وہ خدا اپنے مومن بندوں کی حفاظت اور نصرت کے لئے اس پر نظر رکھے ہوئے ہے جو اس کے ماننے والے ہیں۔

فرمایا ہمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آئے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی بیعت میں آنے والے ہی حقیقی مومن ہیں۔ ایک تو اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ صرف ایک عمل کہ ہم بیعت میں آگئے کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال کے بیج کی حفاظت کر کے اس کے اگنے کے سامان کرنے ہیں پھر اسکے اگنے کے بعد نرم سبزے کی حفاظت کرنی ہے پھر نرم سبزے نے جب ٹہنیوں کی صورت اختیار کرنی ہے اس کی نگہداشت کرنی ہے اسے ہر قسم کے کیڑے مکوڑوں اور جانوروں سے محفوظ رکھنا ہے پھر اس پودے کی نگہداشت کرتے ہوئے اسے مضبوط تنے پر کھڑا کرنا ہے تب جا کر یہ ثمر آور درخت بنے گا اور فائدہ پہنچائے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہ بات ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ایک تو ایمان کی مضبوطی کے لئے تمام نیکیوں کو اختیار کرنا اور ان میں بڑھتے چلے جانا ضروری ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اللہ مومنوں کی تائید و نصرت فرمایا ہے اور انہیں غلبہ عطا فرماتا ہے۔ یہی وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی فرمایا ہے۔ اب احمدیت کے غلبہ کو کوئی روک نہیں سکتا لیکن اس بات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرو اور کسی بھی حکم سے منہ نہ پھیرو یہ بات پھر

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں